ماہنامہ نعت لاہور
معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جلد ۷ دسمبر ۱۹۹۴ شمارہ ۱۲

معراج النبی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) (حصہ سوم)

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

مشیرِ خصوصی: چوہدری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

ڈپٹی ایڈیٹر: شہناز کوثر
اظہر محمود

منیجر: اختر محمود

قیمت ۱۵ روپے (فی شمارہ)
۱۶۰ روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے: ۱۰۰ ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر۔ جیم پرنٹرز۔ لاہور
پبلشر: راجا رشید محمود
کمپیوٹر کمپوزنگ: نعت کمپوزنگ سنٹر
خطاط: منظر رقم
بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید۔ بک بائنڈنگ ہاؤس ۳۸۔ اردو بازار۔ لاہور

اظہر منزل۔ مسجد سٹریٹ نمبر ۵۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ
فون ۷۴۶۳۶۸۴ لاہور (پاکستان) پوسٹ کوڈ ۵۴۵۰۰

حمد و نعت

رفعت ایسی کہ خالق و مالک عطا کرے اور اس عمل کی توجیہ یہ بیان ہو کہ ایسا محبوبِ رفیع کی خوشی کے لیے کیا گیا ہے

عروج یہ کہ جس سرزمین پر قدم پڑیں، وہ جگہ اللہ تعالیٰ کی قسم کے قابل ہو جائے

عظمت اتنی کہ اللہ ان کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ کہے، ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمائے، ان کے فرمان کو اپنی وحی قرار دے، ان کی رضا کو اپنی رضا کے ساتھ لازم و ملزوم ٹھہرائے، ان کی خواہش پر قبلہ یہ کہہ کر بدلے کہ جس طرف آپ کا دل چاہے اُدھر مُنہ کر لیں، لوگوں کو غنی کرے تو اپنے اس عمل میں اپنے محبوب کو شامل گردانے، لوگ اُنھیں ایذا دیں تو اسے اللہ کو ایذا دینا کہے، جو لوگ اس سے محبّت کرنے کی تمنّا رکھتے ہوں، اُنھیں اتباعِ محبوب کا درس دے اور پھر ان لوگوں سے خود محبّت کرنے کا اعلان فرمائے ۔۔۔ اور جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں، اُنھیں درِ محبوب کی راہ دکھائے

بلندی اتنی کہ طائرِ سدرہ اسے کلغی تھام کر دیکھنے کی جُرأت بھی نہ کر سکے

عُلوِ مرتبت ایسا کہ جانِ عالمین جب مکان و لامکان اور زمان و لازمان سے ورے چلے گئے تو عالمین کا نظام رُک گیا۔ کائناتوں کا جو کُل پُرزہ جس مقام پر تھا، وہیں جامد ہو گیا۔ وقت اور فاصلے کی نبضیں تھم گئیں۔ سُورج جہاں تھا، وہیں "گُلِ محمّد" ہو گیا۔ رات ڈھلنا بھول گئی۔ واپسی پر بستر کی گرمی کا برقرار رہنا اور زنجیرِ در کا جُنباں ہونا اسی حقیقت کا علامتی اظہار تھا

معراج ایسی کہ تمنّائے رویت کرنے والوں کو کورا جواب دینے والا کسی کو سامنے بٹھا لے۔ یہ کہہ کر فخر کرے کہ دیکھنے والے کی آنکھ نہیں جھپکی۔ یہ بتاتے ہوئے مزا لے کہ دو کمانوں کا فاصلہ تھا، پھر وہ بھی نہ رہا

قُربت بامعنی ہو گئی۔

فہرست

معراجِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حوالے سے شعراءِ کرام کا نذرانۂ عقیدت

اور ـــــ رشتۂ زمان و مکاں کٹ گیا

ہر دو جہاں میں ذکرِ حبیبِؐ خدا ہے آج
ہر ذرّے کی زبان پہ صلِّ علیٰ ہے آج

معراجِ مصطفیٰؐ سے کُھلا عُقدۂ حیات
رُوحِ نبیؐ میں جلوۂ نورِ خدا ہے آج

اک جست ہی میں طے ہیں دو عالم کی وسعتیں
اور رشتۂ زمان و مکاں کٹ گیا ہے آج

طائر حریم قدس کے سب نغمہ سنج ہیں
رُوحُ الامیںؑ بھی شوق سے مدحت سرا ہے آج

جو منتظر ازل سے تھا اس کے قدوم کا
بہرِ نبیؐ وہ گنبدِ بے در کھلا ہے آج

حوریں خوش آمدید پکاریں بہشت میں
از فرش تا بہ عرش صدا "مرحبا" ہے آج

عشقِ نبیؐ میں قبلہ نما سے ہوں بے نیاز
نورِ یقیں سے قلب ہی قبلہ نما ہے آج

اقبالؔ آ کہ پھر اسی چوکھٹ پہ جُھک پڑیں
آغوشِ رحمت اس کی اسی طرح وا ہے آج

حکیمُ الاُمت شاعرِ مشرق علاّمہ محمد اقبالؔ رح

کیا دیکھا

کوئی کیا جانے جو تم نے شبِ اسریٰ دیکھا
خلوتِ خاص میں جو اُس نے دکھایا' دیکھا

نہیں معلوم کہ معراج میں کیا کیا دیکھا
مختصر یہ ہے کہ اک طُرفہ تماشا دیکھا

کیا کہوں کیفیتِ سُرعتِ سیرِ اسریٰ
سبعہ سیّارے بھی حیراں ہیں کہ یہ کیا دیکھا

ابھی جاتا تھا کہیں کوئی ابھی لوٹ آیا
دیکھنے والے نے دیکھا بھی تو اتنا دیکھا

درک اس کا ہے حواسِ بشری سے باہر
کس نے دیکھا ہے' کسے دیکھا ہے' کیسا دیکھا

بازِ سدرہ نے سمیٹے پَر پرواز وہیں
منزلِ قُرب میں جب آپؐ کو بڑھتا دیکھا

میرا ایمان ہے بے چوں و چرا اس پہ مذاقؔ
جو وہ فرماتے ہیں لاریب وہ دیکھا' دیکھا

حکیم عبدالرحیم مذاقؔ

میزبان و مہماں

تعالیٰ اللہ' کیسا میزباں' کیا مہمانی تھی
اُدھر سے تھی یہاں اَرِنی' جدھر سے لَنْ تَرَانِیْ تھی
قلم عاجز ہے' کیا لکھّے صفت معراج کی شب کی
ستاروں کی چمک تھی' روشنی تھی' دُر فشانی تھی
غرض اس رات کو جب چہرۂ انور سے نورانی
زمینِ اقدسِ دولت سرائے اُمِّ ہانیؓ تھی
بُراقِ تیز رَو پر لے چلے جبریل حضرتؐ کو
وہاں' جس جا خدا تھا اور فضائے لامکانی تھی
ملک خوش آسماں پر' حور و غلماں باغِ جنت میں
مَسرت تھی ہر اک سو' غلغلہ تھا' شادمانی تھی
جدھر سے طور پر تھی لَنْ تَرَانِیْ عرشِ اعظم پر
یہاں بے پردہ اس سے گفتگو ہوتی زبانی تھی
بنایا تھا جو یاں مطلوب طالب کو' سمجھ لو تم
کہ اس پردے میں اُس کی شان یکتائی دکھانی تھی
قبا لولاک کی تھی زیبِ تن' فرقِ مبارک پر
امیرُ الانبیائی کی کلاہِ خسروانی تھی
حضورؐ اس شان و شوکت سے وہاں پہنچے جہاں عاجز
خیال و فہم و فکرِ عقلِ کل کی نکتہ دانی تھی

سیّد محمد شفاءُ الصمد شافی الہ آبادی

منظرِ شبِ معراج

عجب جہاں کا ہے آج نقشہ خرد کے سب ہوش جا رہے ہیں
زمیں کو عرشِ بریں سے اونچا یہ کیوں فرشتے اٹھا رہے ہیں
یہ کیوں ہے ذرّوں میں مہرِ رخشاں یہ کیسا خطرہ میں بحرِ عماں
یہ کیوں عنادل میں غنچہ و گل برنگِ خوشبو سما رہے ہیں
یہ کیا ہیں ساماں یہ جشن کیسا کہاں کا مقنع کہاں کا حجلہ
ذرا جو پردہ اٹھا کے دیکھا کسی کو دولھا بنا رہے ہیں
رچی ہے شادی مچی ہیں دھومیں، چمن کا بدلا ہے رنگ کیسا
شگوفے غنچے چٹک چٹک کر خوشی کی نوبت بجا رہے ہیں
نرالی غنچوں کی ہر ادا ہے، قبا میں عطرِ حنا بسا ہے
گلوں کے سُوہے سہانے جوڑے برنگِ مَہ جگمگا رہے ہیں
دوپٹے آبِ رواں کے سادے رو پہلی چھڑیاں سنہرے لچکے
کناروں لہروں کے بیل بوٹے بہاریں اپنی دکھا رہے ہیں
گلوں میں بلبل چمن میں قمری، زمیں پہ وحش و طیور و انساں
ملک فلک پر جناں میں غلماں شہانے دولھا کے گا رہے ہیں
اٹھایا کس رشکِ مَہ نے پردہ دکھایا کس مہرِ حق نے جلوہ
کہ چاند سورج کو غش پہ غش ہے، نجوم چکّر میں آ رہے ہیں

ہیں خوابِ نوشیں میں سونے والے کھڑے ہیں جبریلؑ ہاتھ باندھے
ادب سے تلووں پہ آنکھیں مَل مَل نصیب اپنا جگا رہے ہیں

وہ گورے گالوں پہ کالی زلفیں وہ کالے بالوں میں رُخ کا عالم
کہاں ہیں موسیٰؑ کدھر تجلی یہ دیکھیں کیا لطف آ رہے ہیں

کمانیں کھچ کھچ کے دونوں جانب بنا وہ اک دائرہ کہ جس کے
محیط بن بن کے سارے نقطے نشانِ کثرت مٹا رہے ہیں

نہ امتیازِ محیط و مرکز نہ فرقِ قوسین کچھ ہے باقی
وہی کماندار خود کماں ہے کہ تیر سب جس کے کھا رہے ہیں

بروجِ عقلی نجومِ نقلی ہوئے دلائل یہ سارے باطل
خدا کی قدرت کہ عرش و کرسی زمیں سے نیچے دکھا رہے ہیں

وہاں کو فَاخْلَعْ کا حکمِ اقدس ادب ادب وادیٔ مقدس
فروشِ انوار چرخِ اطلس یہاں تہِ کفشِ پا رہے ہیں

ادھر سے جلبِ جلالِ قدرت ادھر سے ناز جمال فطرت
سرورِ حسن و خمارِ الفت تماشے اپنے دکھا رہے ہیں

وہ لب کہ جن پر فدا شفاعت نشانِ شانِ نزولِ رحمت
تھے جیسے یاں وقفِ ذکرِ امت وہاں بھی صرفِ دعا رہے ہیں

اسیرؔ لطفِ نبیؐ کے صدقے حسیں یہ اشعارِ نعت تیرے
دلوں میں سارے سخنوروں کے ہنر کے سکّے جما رہے ہیں

علی احمد خان صاحب اسیرؔ بدایونی (شہیدِ مدینہ)

معراج کی یہ رات

سایہ بھی جُدا جسم سے ہوتا نہیں دن رات
زورِ کششِ حُسنِ خداداد کی کیا بات
یہ کہہ کے ترے حلقۂ گیسو میں چلا دل
ہے آج ہمارے لئے معراج کی یہ رات
سونے میں بھی وا چشمِ حقیقت نگری ہے
یکساں ہے تیرے واسطے سب، دن ہو کہ ہو رات
ہوں رازِ جلی یا کہ خفی، تجھ پہ ہویدا
تو دیکھ رہا ہے عقب و پیش کے حالات
تو شارحِ آیاتِ کتابِ فَتَدَلّٰی
خلوت کدۂ حُسن کی ہمراز تری ذات
اللہ ری شوخی تری، اک چشمِ زدن میں
طے تو نے کیے ہیں حجبِ عرش و سماوات
کس منہ سے کہوں کیفیتِ لذّتِ تقریر
واللہ کہ میں وحی سمجھتا ہوں تری بات
ہے قصد، بناؤں گا الگ عرشِ محبّت
کرتا ہوں بہم جمع تری راہ کے ذرّات
محمُود و محمّدؐ شرفِ عالم و آدم
میرِ عرب و میرِ عجم سیّدِ سادات

عزیزؔ لکھنوی

کیا کہا، کیا سنا، خدا جانے

اے کہ ذاتِ حبیبِ سبحانی
مظہرِ خاصِ نورِ یزدانی

فرش تیرے لئے بنا ہے عرش
اللہ اللہ شانِ مہمانی

فخر کرتا ہے تیرے قدموں پر
زیرِ نعلین عرشِ سبحانی

سو رہا تھا تو اُمِّ ہانیؓ کے
آیا جبریلؑ پیکِ ربّانی

کہہ کے حق کا سلام عرض کیا
یاد کرتی ہے ذاتِ لافانی

آنِ واحد میں عرش پر پہنچا
تھی وہ رہوار کی سُبک رانی

ساتھ پیکِ خیال چل نہ سکے
اللہ اللہ گرم جولانی

دم میں طے کر گیا سوار براق
سات افلاک کو بآسانی

طائرِ سدرہ آگے جا نہ سکا
تھی نہ بازو میں تابِ پرّانی

کیا کہا کیا سنا خدا جانے
کس کو معلوم رازِ پنہانی

چند لمحوں میں آ گیا واپس
ہو گئے طے مقامِ عرفانی

تجھ سے خالق ہی تیرا واقف ہے
اور کس کو ہے مرتبہ دانی

افضل ہاپوڑی

نہیں ہے درمیاں کوئی

کسی پر اِس قدر ہے آج کی شب مہرباں کوئی
نیاز و ناز یک جاں ہیں، نہیں ہے درمیاں کوئی

نشانِ جادۂ اِسریٰ رہے گا تا ابد قائم
کہاں کھنچتی ستاروں میں وگرنہ کہکشاں کوئی

عروجِ ابنِ آدمؑ کی بشارت ہے شہادت ہے
شبِ معراج سے بڑھ کر نہیں اس کا نشاں کوئی

پذیرائی محمدؐ مصطفیٰ کی عرش پر حق تعالیٰ سے
نہ ایسا میہماں ہو گا نہ ایسا میزباں کوئی

اِدھر تخلیق اکمل ہے، اُدھر خلّاقِ اکبر ہے
کہ تکمیلِ بشر الفاظ و معنیٰ میں پیمبرؐ ہے

خلیق قریشی

عشقِ مطلعِ نُورو سُرُور

شاہدِ اِسرا فروز، شمعِ حریمِ ظہور
اے شبِ معراج، عشقِ مطلعِ نُور و سُرُور

تیرے لئے لامکاں خلوتِ امکاں بنا
تیرے لئے اُٹھ گیا پردۂ غیب و حضور

تو نے درخشاں کیا، تجھ سے فروزاں ہوا
صبحِ ازل کا فروغ، شامِ ابد کا سُرُور

خلوتِ رازِ دلی تجھ سے سراپا جمال
دیدۂ قوسین میں تیری تمنّا کا نور

تجھ سے ہوئی گرم راز زلفِ خفی و جلی
تو نے کیا بے نقاب چہرۂ نزدیک و دور

ہاں تو وہی رات ہے جس میں خدا سے ملا
صاحبِ شقّ القمرُ، شافعِ یومُ النّشور

عظمتِ رُوحِ خلیلؑ، نازِ مسیحؑ و کلیمؑ
سینۂ آدم کا راز، دیدۂ یزداں کا نور

ارض و سما کا سکون جس کے لئے ناشکیب
عرشِ بریں کا قرار مظہرِ ربِّ غفور

رحمتِ بے انتہا کون و مکان کے لئے
صورتِ خُلقِ عظیم مظہرِ ربِّ غفور

ہے وہ امامُ البشرؐ آج وہاں جلوہ گر
عرش جہاں سجدہ ریز خالِ قدم اوجِ طور

روشؔ صدیقی

تُو اور تیرا خدا

شبِ معراج کا قصّہ بھی ہے دلکش بخدا
برق چمکی کہ بُراق اوج سے اترا تیرا
تو چلا جانبِ افلاکِ بریں ہو کے سوار
چاند تھا ماند، یہ پھیلا تھا اجالا تیرا
انبیاؑ دہنی طرف، بائیں طرف سارے ملک
پشت پر رحمتِ حق، آگے ارادہ تیرا
واہ کس شان سے تو عرشِ عُلا تک پہنچا
دل کا جو حال تھا، دل جانتا ہو گا
آئی آواز کہ نعلین پہن کر آنا
عرش کا تاج ہے ہر نعلِ کفِ پا تیرا
ایسی معراج کسی کو نہ ہوئی خواب میں بھی
واہ کیا رات میں جاگا ہے نصیبا تیرا
کس کو معلوم ہے کیا تُو نے کہا، کیا حق نے
تو تھا با نفسِ نفیس اور خُدا تھا تیرا
ایسی خلوت کہ فقط پردۂ وحدت حائل
تو ادھر اور اُدھر چاہنے والا تیرا

ثابتؔ رضوی لکھنوی

منزلِ معراج

حریمِ کعبہ سے لے کر بہ مسجدِ اقصیٰ
ہر ایک بابِ فلک مصطفیٰؐ کے نام کُھلا

جُھکے سلام کو ایوانِ مہر و ماہ و نجوم
اٹھی درودِ پیمبرؐ کو قدسیوں کی صدا

ٹھہر چکے تھے قدم رخشِ عمرِ دوراں کے
رُکا ہوا تھا سفر گردشِ زمانہ کا

وہ جلوہ گاہِ ازل میں ظہورِ جسمِ رسولؐ
نصیبِ ارض کہ جانِ بشر کہاں پہنچا

کہاں کی منزلِ قریہ، کہاں کا شہرِ مراد
تمام منظرِ امکان اُس کی زد میں تھا

اَحد کی ذات میں احمدؐ کی کائنات ڈھلی
کچھ اس طرح سے کٹا مرحلۂ اَوْ اَدْنیٰ!

سید طارق مسعود

خیر مقدم

مبارک ہو' معراج کی رات آئی
رسولوں کے سرتاجؐ کی رات آئی
مَسرّت کی گھڑیاں' سعادت کے لمحے
جِلو میں لیے آج کی رات آئی

فضا پر ہے اک سرمدی کیف طاری
تموّج میں ہے بحرِ الطافِ باری
جُھکا جا رہا ہے پئے خیر مقدم
سرِ عرش آتی ہے کس کی سواری

ملائک خوشی سے ہیں بیتاب سارے
خدا کہہ رہا ہے کہ جلد آؤ پیارے
ثُریّا نے کیں اپنی لڑیاں نچھاور
بچھاتے ہیں رستے میں آنکھیں ستارے

زیارت کو جنّت سے آئی ہیں حوریں
دل و جاں پئے نذر لائی ہیں حوریں
ہُوا ہر طرف شور صَلِّ عَلیٰ کا
کہ مصروفِ نغمہ سرائی ہیں حوریں

ضیا محمد ضیاؔ (پسرور ضلع سیالکوٹ)

شادیٔ شبِ اسریٰ

لے گیا محبوب بندے کو سرِ عرشِ بریں
قادر و مختار، ربِّ اولین و آخریں

یہ رسولِ ہاشمی کا منفرد اعزاز ہے
عرشِ حق بھی ان کا ممنونِ خرامِ ناز ہے

گنبدِ گردونِ گرداں اُن کی گردِ رہگزر
بے اثر ان پر گرفتِ گردشِ شام و سحر

جو تعلق عابد و معبود کے مابین ہے
اس کی اک واضح شہادت خلوتِ قوسین ہے

قدرت و رحمت میں دونوں قید و حد سے ماورا
عبد بھی بے انتہا، معبود بھی بے انتہا

نور پیکر آدمی فخرِ زماں، نازِ مکاں
حاصلِ کشتِ تمنّائے زمین و آسماں

قائدِ نوعِ بشر، مخدومِ جبریلِ امیںؑ
خیر مقدم اس کا امشب ہے سرِ عرشِ بریں

منزلِ جبریلؑ سدرہ، اُن کی منزل لامکاں
وہ وہاں پہنچے، جہاں ہیں نارسا وہم و گماں

یہ وقارِ بندگی، یہ احتشامِ عبدیت
قسمتِ حور و ملک ہے کب یہ قدر و منزلت

عارفِ رمزِ تَدَلّٰی محرمِ رازِ دَنیٰ
وہ عظیم و اعظم و افضل، حبیبِ کبریا

حکمت و تعلیم، فکر و غور کا بانی ہے وہ
دانش و تحقیق کے ہر دور کا بانی ہے وہ

اے شبِ اسریٰ کے نوشاہِ جلیل المرتبت
پیش ہے امت کی جانب سے سلام و تہنیت

اللہ اللہ، یہ عروج و ارتقائے مصطفیٰؐ
"بندہ ملنے کو قریبِ حضرتِ قادر گیا"

طارق سلطانپوری (حسن ابدال)

معراج

ساکت و صامت ہے نبضِ کائنات
ذرّہ و سیّارہ و ماہ و نجوم
ساری مخلوقاتِ عالم کا ہجوم
ہے تغیر جن کی فطرت
ان کو ہے حکمِ ثبات
دم بخود ہیں
آب و آتش، خاک و باد
سب عناصر، سارے اجزا
بے نیازِ امتداد

وقت تھم کر رہ گیا ہے
لمحۂ موجود میں
فاصلے کم ہو گئے ہیں
عبد اور معبود میں
اک طرف ہے خالقِ کون و مکاں
ایک جانب حاصلِ کونین ہے
درمیاں، بس پردۂ قوسین ہے

بہرِ استقبالِ یارِ خوش خرام
خیر مقدم کا عجب ہے اہتمام
سب فرشتے صف بہ صف
سارے ملائک باادب
گونجتی ہے ہر طرف بس اک صدا
مرحبا، صد مرحبا، صلِّ علیٰ
نازشِ اہلِ عجم، فخرِ عرب
اشرف الانسان
پیغمبر نسب
محرمِ اسرارِ کُن، اُمّی لقب

رُک گیا ہے
دل کی دھڑکن کی طرح
سارا نظام
اور اسی خلوت گہِ انوار میں
روشنی ہے، روشنی سے ہمکلام

سرشار صدیقی (کراچی)

پردہ کُشائی

عرشِ حق کی طرف جب چلے مجتبیٰؐ
جلوہ آرا تھا ہر سمت نورِ خدا
کہکشاں سے بنا اک نیا راستہ
فرشِ خاکی سے تا سِدرۃُ المنتہیٰ

احتراماً تھے استادہ جنّ و ملک
نغمہ گر حور و غلماں تھے صَلِّ علیٰ
زد میں گردوں ہی کیا، ماہ و انجُم بھی ہیں
کس نے جانا ہے یاں عشق کا مرتبہ

پہنچے معراج میں جب رسولِؐ خدا
کائناتِ دوعالم سے آئی صدا
جب خودی کی حقیقت سے پردہ اٹھا
پھر کہاں دو سرا میں رہا دُوسرا

حسن اور عشق ہیں آج پردہ کشا
فرش پر مصطفیٰؐ، عرش پر کبریا
شانِ معراج سے بس یہ عقدہ کھُلا
مرکزِ عشق ہیں خاتمُ الانبیاءؐ

رانا بھگوان داس بھگوانؔ

نغمہ ہائے "یا حبیبیؐ"

شبِ معراج ہے، تارے فلک پر گنگناتے ہیں
مبارک ہو کہ محبوبؐ خدا تشریف لاتے ہیں

یہ عالم ہے رُخِ روشن کا انوارِ تجلّی سے
نَدامت سے مہ و خورشید اپنا منہ چھپاتے ہیں

سنبھلنا اے جبینِ شوق! گستاخی نہ ہو جائے
یہ وہ در ہے جہاں جبریلؑ آ کر سر جھکاتے ہیں

گرے ہیں بن کے جو آنسو غمِ عشقِ محمدؐ میں
مِرے دامن میں وہ انمول موتی پائے جاتے ہیں

بہت سادہ ہے دربارِ رسولؐ ہاشمی، لیکن
شہنشاہانِ عالم کو پسینے آئے جاتے ہیں

بساطِ خاک پر دیکھے ہیں جلوے عرش کے مَیں نے
حرم کے بام و در مجھ کو ابھی تک یاد آتے ہیں

فضائیں گونجتی ہیں نغمہ ہائے "یا حبیبیؐ" سے
فلک پر دھوم ہے، شاہِؐ دو عالم آج آتے ہیں

نرالی شان پائی ہے مدینہ جانے والوں نے
سہارا دیتی ہے قدرت، قدم جب ڈگمگاتے ہیں

ڈاکٹر عقیلؔ صدیقی

ہے عیدِ معراجِ شاہِ خوباں (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ہے عیدِ معراجِ شاہِ ؐ خوباں، خوشی دو عالم منا رہے ہیں
فلک پہ تارے ہیں شمع برکف، جناں کو قدسی سجا رہے ہیں

انہوں نے یہ مرتبہ جو پایا، کسی نبیؑ کے نہ ہاتھ آیا
شرف جو معراج کا محمدؐ خدا کی رحمت سے پا رہے ہیں

مچی ہیں دھومیں، رچی ہے شادی، ہے عرش تا فرش یہ منادی
جناں کے دولہا، خدا کے پیارے، خدا سے ملنے کو جا رہے ہیں

خوشی خوشی جبرئیلؑ آئے، خدا کا پیغام ساتھ لائے
اِدھر ہیں یہ صَرفِ خوابِ راحت، اُدھر وہ ان کو جگا رہے ہیں

براق، کعبہ سے تا بہ اقصیٰ، حضورؐ کو دم زدن میں لایا
یہاں تمام انبیاءؑ سابق امام ان کو بنا رہے ہیں

حضورؐ ہفت آسماں سے گزرے، حریمِ عرشِ خدا میں ٹھہرے
حجاب دوری کے درمیاں سے تو خودبخود اُٹھّے جا رہے ہیں

رواں سراجِ منیرِ کعبہ ہے بیتِ معمور کو فلک سے
نجوم و اختر قدم قدم پر ادب سے آنکھیں بچھا رہے ہیں

ہاشمؔ ضیائی بدایونی

شانِ رفعت

شبِ معراج آئی لے کے ہنگامے مسرّت کے
زمین و آسماں پر چھا گئے انوار رحمت کے
صدا صلِّ علیٰ کی گونجتی ہے آج کانوں میں
بہے جاتے ہیں چشمے ہر طرف جوشِ عقیدت کے

خدا سے آج محبوبِ خدا کی ہم کلامی ہے
سُجھائے یار نے خود یار کو نکتے محبّت کے
وہ پہنچے فرش سے تا عرش اک چُٹکی بجانے میں
ہوئے کس کو یہ حاصل مرتبے عالی نبُوت کے

ستارے آسماں کے اس کی گردِ راہ کے ذرّے
ہیں شاہد آج تک محبوبِ حق کی شانِ رفعت کے
شہِ کونینؐ کی عظمت کو کوئی اور کیا جانے
کہ خلّاقِ جہاں نے گائے ہیں خود گیت عظمت کے

شہنشاہی سے بھی بڑھ کے محمدؐ کی غلامی ہے
غلامانِ محمدؐ دلربا ہیں بادشاہت کے
رسولؐ اللہ کے نقشِ قدم پر جو چلا، اُس کو
ملے دنیا و دیں میں مرتبے تکریم و عزت کے

ڈاکٹر قریشی احمد حسین قلعداری (گجرات)

معراجِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

اِرم سے گزرے ہیں، باغِ جناں سے گزرے ہیں
ورائے سرحدِ کون و مکاں سے گزرے ہیں

حبیبِؐ پاک بصد آگہی شبِ معراج
جہاں سے کوئی نہ گزرا، وہاں سے گزرے ہیں

کہاں سے گزرے رسولِؐ خدا، خدا جانے
نگاہِ شوق نے دیکھا، جہاں سے گزرے ہیں

خرد کی تاب نہیں، آگہی پہ ناز نہیں
مکاں کی بات نہیں، لامکاں سے گزرے ہیں

فروغِ حسن سے انوار جگمگا اٹھے
مہِ مبین کے جلوے جہاں سے گزرے ہیں

جہاں میں ان کے مقدّر سنور گئے فیروزؔ
جو خوش نصیب تھے، اُس آستاں سے گزرے ہیں

فیروز الدین فیروزؔ

عیدِ شبِ معراج

قُدسیاں خوش ہیں کہ عیدِ شبِ معراج ہے آج
خود خدا شاد کہ محبوبؐ کے سر تاج ہے آج

حق نے دنیا و جہاں کی تجھے شاہی بخشی
یا نبیؐ! عرشِ بریں پر بھی ترا راج ہے آج

تُو وہاں پہنچا، جہاں کوئی نبیؑ جا نہ سکا
تری سرکار میں اللہ کا یہ باج ہے آج

ایک حد پر پرِ جبریلؑ کی پرواز رُکی
رف رفِ خاصِ نبیؐ عرش کا درّاج ہے آج

تُو نے کیفیتِ معراج لکھی ہے لقؔ لق
تُو سمجھ، تیرا سنور جانے کو ہر کاج ہے آج

حاجی لق لقؔ

مہمانِ عرش

اٹھ اے جبریلؑ بلا لا مرے محبوب کو آج
وہ شہنشاہِ مدینہ، دوسرا کا مختارؐ
سر جھکا کر کہا جبریلؑ نے، آقائے جلیل
یہ تو بندہ ترے بندوں کا بھی ہے خدمت گار
تیرا فرمانِ مبارک بسروچشم قبول
وہ تو ابلیس تھا جس نے کیا حق کا انکار
آ گیا آنکھ جھپکنے میں زمیں پر جبریلؑ
کس قدر تیز تھی اللہ رے، پر کی رفتار
آ کے کیا دیکھتا ہے قاصدِ مولائے کریم
بسترِ پاک پہ ہیں خواب میں شاہِ ابرارؐ
آنکھیں تلووں سے ملیں اور بصد عجز کہا
اٹھیئے حضرتؐ کہ بلاتا ہے خدائے غفّار
جس کے جلووں کو ترستی ہی رہی چشمِ کلیمؑ
اس کا فرمان ہے، آ کر لے ہمارا دیدار
اُٹھ کہ دکھلائیں تجھے عرشِ معلّٰی کا جمال
اٹھ کہ دکھلائیں تجھے کوثر و جنّت کی بہار
اک طرف وجد میں مشتاقِ تجلّی حوریں
اک طرف جوش میں بے تاب فرشتوں کی قطار

کہکشاں منتظرِ دید سرِ راہ گزر
چاند فرقت میں کئی روز سے ہے شب بیدار
چرخ ہاتھوں میں لیے مشعلیں سیّاروں کی
عرش پہلو میں سمیٹے ہوئے لاکھوں انوار
خلد زاروں میں ہے رضوان پئے استقبال
آسمانوں میں ہے اک شور کہ آئیں سرکارؐ
ایک رفرف پہ ہوئے جانبِ افلاک رواں
ہو کے مسرور رسولِ عربیؐ آخرِ کار
جس کا پڑتا تھا قدم حدِّ نظر سے آگے
جس سے شرماتی تھی بَرق اور ہَوا کی رفتار
جا کے سدرہ کے قریں یوں کیا جبریلؑ نے عرض
اے شہنشاہِ زمانہؐ اے عرب کے سردار
آگے بڑھنے کی نہیں تاب یہاں سے اب تو
مجھے ڈر ہے کہ جلا دیں نہ الٰہی انوار
تنِ تنہا ہی چلے سن کے یہ جبریلؑ کی بات
نور کی سمت چلا نور بصد عزّ و وقار
اپنے محبوبؐ کو جب سامنے آتے دیکھا
از پسِ پردہ یہ آئی لبِ قدرت کی پکار
"مرحبا! احمدِؐ مختار شہنشاہِ رسلؐ"
تجھ پہ قربان ہوں اک لاکھ تو چوبیس ہزار

اصغر سودائی (سیالکوٹ)

نرالا مرتبہ

حدیثوں میں لکھا ہے واقعہ، جو غور سے سنئے
رسولِؐ پاک کے گھر حضرتِ جبریلؑ جب پہنچے
اجالا ہی اجالا تھا وہاں نورانی جلووں سے
سراپا باادب ہو کر مَلا آنکھوں کو تلووں سے
کُھلی جب آنکھ تو جبریلؑ نے کی عرض، اے آقاؐ
خدا نے آپؐ کو عرشِ بریں پر یاد فرمایا
سواری کے لئے بُراق ہے محبوبِ رب، چلئے
جنابِ آمنہؓ کے لختِ دل، میرِ عربؐ چلئے
زمیں سے عرشِ اعظم پر محمدؐ مصطفیٰؐ پہنچے
قریبِ عرش جا کر جب حبیبِ کبریا ٹھہرے
صدا آئی کہ آؤ سیدِ کونین آ جاؤ
مِرے محبوبؐ تم پہنے ہوئے نعلین آ جاؤ
مجسم رحمتِ عالم نبیؐ کے تاج پر صدقے
یہ سب راتیں ہوئی ہیں خود شبِ معراج پر صدقے
کہا محبوبؐ سے محبوب نے اے شافعِ محشر
جو چاہو مانگ لو تم آج کی شب اے میرے دلبر
کوئی نبیوں میں ایسا آج تک آیا، نہ آئے گا
جو رتبہ آپؐ نے پایا، کبھی کوئی نہ پائے گا

سید یونس علی ثمرؔ مانچوی (جمشید پور-انڈیا)

برق رفتاری

کریں خوشی سے ستارے پیام برداری
پلٹ کے مہر چلے، ہے یہ حکم سرکاری

دو نیم ماہ ہو ادنیٰ سے اک اشارے سے
خجل ہو برق و تخیّل کی برق رفتاری

بحکمِ خالقِ اکبر پئے وصال تجلی
پہنچ گئے ہیں سرِ عرش عاشقِ باری

گیا بھی آیا بھی، زنجیرِ در رہی ہلتی
زمانے دیکھ محمدؐ کی برق رفتاری

زمانہ کیوں نہ کہے اس کو صاحبِ معراج
ہو جس کی رفرف و براق و نور اسواری

یہ گفتگو ہے میانِ فرازِ ماہ و نجوم
فلک کی اہلِ زمیں کر رہے ہیں تیاری

سید فدا بخاری (فیصل آباد)

مولانا احمد رضا بریلویؒ کا قصیدۂ معراجیہ اور ہلال جعفریؒ کی تضمین

(چند بند)

بساطِ کونین سج رہی تھی، چراغِ انوار جل رہے تھے
شبِ دَنیٰ کہکشاں کی چتون پہ حُسنِ فطرت کے دائرے تھے
قدم قدم پر، روش روش پر ستارے جھک جھک کے کہہ رہے تھے
"وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لئے تھے"

زمیں کو زیبائیاں مبارک، فلک کو رعنائیاں مبارک
عرُوسِ بزمِ شبِ دَنیٰ کو طرب کی شہنائیاں مبارک
ریاضِ جنّت کو طائرانِ قدُس کی الحانیاں مبارک
"بہار کو شادیاں مبارک، چمن کو آبادیاں مبارک
ملک فلک اپنی اپنی لَے میں یہ گھر عنادل کے بولتے تھے"

اسی مہِ آمنہؓ کے جلووں سے رُوئے عالم چمک رہا ہے
اسی گُلِ ہاشمی کے پَرتَو سے حُسنِ گلشن مہک رہا ہے
وہی تو بادل برس رہا ہے وہی تو چشمہ ڈھلک رہا ہے
"وہی تو اب تک چھلک رہا ہے، وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی، کٹورے تاروں نے بھر لیے تھے"

نگاہِ اوّل کا حرفِ اوّل، نگاہِ اول کا ایک پیکر
ہے چہرہ نورِ سحر کا جلوہ، ہے رُخ کتابِ خدا کا مظہر
جمالِ حُسنِ ازل نظر میں، ضیاءِ مطلق کی ضَو جبیں پر
"تجلیٔ حق کا سہرا سر پر، صلوٰۃ و تسلیم کی نچھاور
دو رویہ قدُسی پرے جما کر کھڑے سلامی کے واسطے تھے"
یہ عالمِ قدس کا تھا عالم، تھا قابلِ دید رکھ رکھاوٴ
شبِ دَنیٰ مانگتی تھیں حوریں، یہ نیگ لاوٴ وہ نیگ لاوٴ
نقیبِ رحمت پکارتا تھا، ادھر کو آوٴ، ادھر کو آوٴ
"ہجومِ اُمّید کو گھٹاوٴ، مرادیں دے کر انہیں ہٹاوٴ
ادب کی باگیں لئے بڑھاوٴ، ملائکہ میں یہ غلغلے تھے"
تمام عالم نکھر رہا تھا کرم کے جلووٴں کی بھیک لے کر
ردائے گیتی کو دھو رہا تھا کرم کا بادل برس برس کر
کمالِ انوار کا سماں تھا، کمالِ انوار کے تھے منظر
"اٹھی جو گردِ رَہِ منور وہ نور برسا کہ راستے بھر
گھرے تھے بادل، بھرے تھے جل تھل، اُمڈ کے جنگل ابل رہے تھے"
بجز خدا تیری عظمتوں کے سمجھنے سے ہے ہر ایک قاصر
تمام عالم ترا ثنا خواں، تمام عالم ہے تیرا ذاکر
ہے تو ہی شرحِ کتابِ یزداں، ہے تو ہی حاضر، ہے تو ہی ناظر
"نمازِ اقصیٰ میں تھا یہی سِر، عیاں ہو معنیٔ اوّل آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر جو سلطنت آگے کر گئے تھے"

←

سکوں کی موجوں میں آج کوئی سفینۂ غم ڈبو رہا تھا
برس برس کر کرم کا دھارا، خُمار مستوں کا دھو رہا تھا
نگاہِ ساقی کی جُنبشوں میں نظامِ فطرت سمو رہا تھا
"یہ ان کی آمد کا دبدبہ تھا، نکھار ہر شے پہ ہو رہا تھا
نجوم و افلاک و جام و مینا اجالتے تھے، کھنگالتے تھے"

بنا کے دُولھا ملائکہ ان کو تختِ طاوٗس پر بٹھاتے
جب اپنے چہرے سے ماہِ طیبہؐ نقابِ نورِ ازل اٹھاتے
تو ماہ و انجم بصد عقیدت پھر اپنی اپنی جبیں سجاتے
"وہ ظِلِّ رحمت وہ رُخ کے جلوے کہ تارے چُھپتے نہ کُھلنے پاتے
سنہری زربفت اُودی اطلس یہ تھان سب دھوپ چھاؤں کے تھے"

وہاں کسی کی طلب مہِؐ آمنہ کے جلووں کو کھینچ لائی
ازل سے تا بہ ابد کسی کی نہ ہو سکے گی جہاں رسائی
وہ اس کی پرواز اللہ اللہ وہ اس کا اندازِ دلربائی
"جھلک سی اک قدسیوں پہ آئی، ہوا بھی دامن کی پھر نہ پائی
سواری دُولھا کی دُور پہنچی، برات میں ہوش ہی گئے تھے"

جلال و ہیبت کا سامنا تھا، برس رہا تھا جلال ہر سو
ابھی نہ صبح نے لی تھی کروٹ ابھی نہ سُلجھے تھے شب کے گیسو
نڈھال سی ہو گئی تھی حالت، رہا نہ پرواز پر بھی قابو
"تھکے تھے روح الامینؑ کے بازو چُھٹا وہ دامن کہاں وہ پہلو
رکاب چھوٹی، امید ٹوٹی، نگاہِ حسرت کے ولولے تھے"

←

چھپا کے ان کا خدا نے سایہ، عطا کیا رحمتوں کا سایہ
درود پڑھ پڑھ کے قدسیوں نے بساطِ کونین کو سجایا
یتیمِ کعبہ نے جب وہاں سے بصد متانت قدم بڑھایا
"جھکا تھا مجُرے کو عرشِ اعلیٰ، گری تھی سجدے میں بزمِ بالا
یہ آنکھیں قدموں سے مل رہا تھا، وہ گرد قربان ہو رہے تھے"

سجی ہے تجھ سے یہاں کی مسند، سجے گی تجھ سے وہاں کی مسند
ہے تیرا اک اک قدم دو عالم کی انتہائے بقا کی مقصد
تو بے تکلّف زِبہرِ الفت، تو بے تکلّف زِلطفِ بے حد
"بڑھ اے محمدؐ" قریں ہو احمدؐ قریب آ سرورِ ممجّدؐ
نثار جاؤں یہ کیا صدا تھی، یہ کیا سماں تھا، یہ کیا مزے تھے"

کبھی تو شرم و حیا سے رُکنا کبھی قدم شوق سے اٹھانا
وہ ملنا رحمت سے رحمتوں کا بنا کے معراج کا بہانہ
گھڑی جدائی کی جا رہی تھی، قریب تھا وصل کا زمانہ
"ادھر سے پیہم تقاضے آنا، ادھر تھا مشکل قدم بڑھانا
جلال و ہیبت کا سامنا تھا، جمال و رحمت ابھارتے تھے"

تھا طورِ سینا کا ذرّہ ذرّہ ادائے نقشِ قدم سے گھائل
شبِ دَنیٰ آپ رحمتیں ہو رہی تھیں خود رحمتوں پہ مائل
یہاں کا حاصل وہاں کا حاصل، جبینِ لوح و قلم کا حاصل
"محیط و مرکز میں فرق مشکل، رہے نہ فاصل خطوطِ واصل
کمانیں حسرت میں سر جھکائے عجیب چکّر میں دائرے تھے"

←

تمام تر قدسیوں کے چہرے بنے تھے رشکِ قمر نکھر کے
یہ کس کی آمد شبِ دَنیٰ تھی جگہ جگہ نور کے تھے پہرے
ستارے چھپ چھپ کے کہہ رہے تھے بصد ادب ایک دوسرے سے
"حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے"

ہوا تھا جلوہ فگن جو طیبہ کا چاند پھر بزمِ ایزدی میں
کھڑے تھے ماہ و نجوم خیرات مانگنے درگہِ نبیؐ میں
خدا کے اکرام لٹ رہے تھے خدا کے محبوبؐ کی خوشی میں
"اِدھر سے تھیں نذرِ شہؐ نمازیں اُدھر سے انعامِ خسروی میں
سلام و رحمت کے ہار گندھ کر گلوئے پُرنور میں پڑے تھے"

خدا کا پرتو، خدا کا جلوہ، محمدؐ مصطفیٰؐ کی چتون
شفیعِ امت، قسیمِ کوثر، خدا کی رحمت ہے زیرِ دامن
تمام طے ہو گئے مراحل، ہوئی اشاروں میں دُور الجھن
"زباں کو تھا انتظارِ گفتن تو گوش کو حسرتِ شنیدن
یہاں جو کہنا تھا کہہ لیا تھا، سنی تھی جو بات سن چکے تھے"

قصیدۂ معراجیہ: اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ
تضمین: سیّد ہلال جعفری (کراچی)

فضیلت مآب شب

جاتے ہیں سُوئے عرشِ بریں خاتمِ رُسُلؐ
لٹتے ہیں راستہ میں ستاروں کے آج گُل
حاضر ہیں انبیائے سَلَف آستاں پہ کُل
ہے قدسیوں میں صَلِّ عَلٰی المصطفیٰؐ کا غُل

مہتاب رُخ سُوئے درِ دولت کئے ہوئے
استادہ کس ادب سے ہے مشعل لئے ہوئے

ہر دم فلک پکار رہا ہے زہے شرف
روحانیت نے آپ جمائی ہے آ کے صف
خود کہکشاں نے راہ بنا دی ہے اک طرف
زہرہ لئے کھڑی ہے بجانے کو چنگ و دف

رکھا ہے زین روحِ امیںؑ نے بُراق پر
جائیں گے آپؐ گنبدِ نیلی رواق پر

بے واسطہ غرض تھا وہاں وحی کا نزول
ایسا کہاں ہوا ہے مقرّب کوئی رسولؐ
اس شب فضیلتیں جو ہوئیں آپؐ کو حصول
لکھوں جو مختصر بھی تو ہو انتہا کا طول

ہو آئے اتنی دیر میں طے کر کے عرش کو
گرمی بدن کی باقی تھی، دیکھا جو فرش کو

شادؔ عظیم آبادی

معراج کا رُتبہ

کرتے رہے تبلیغ نبیؐ دینِ خدا کی
رغبت کی نظر جانب دنیا نہ ذرا کی
مرغوب تھی حق کو جو ادا صبر و رضا کی
مُوسیٰؑ سے سوا آپ کو توقیر عطا کی

افزوں یہ ہوا دین کے سر تاج کا رتبہ
محبوبؐ کو بخشا گیا معراج کا رتبہ

ہے شانِ خدا یا شبِ معراج کا منظر
ہیں دوش پہ لٹکے ہوئے گیسوئے معنّبر
ہے طالِع بیدار کہ چھُٹکے ہوئے اختر
تھا چرخ کی قسمت کا ستارہ مہِ انور

اک وجد کا عالم تھا' ہَوا جھوم رہی تھی
پیشانیٔ مہ کاہ کشاں چوم رہی تھی

اے صلِّ علیٰ کشف و کرامات کی وہ رات
عاشق کے لیے فخر و مباہات کی وہ رات
مشتاق نگاہوں کے اشارات کی وہ رات
دو چاہنے والوں میں ملاقات کی وہ رات

وہ دھوم کی دعوت' وہ مدارات کی باتیں
دن رات سنا کیجئے اس رات کی باتیں

اس شب کا فسانہ ہے حقیقت کا ترانہ

فرمانِ الٰہی سے وہ جبریلؑ کا آنا
وہ سرورِ کونینؐ کو آرام میں پانا
وہ پائے ادب چُوم کے حضرتؐ کو جگانا
سمجھے ہوئے تھے نازکیٔ خُوئے محمدؐ
آنے نہ دیا بل سرِ ابرُوئے محمدؐ

جبریلؑ کی وہ عرض حضور شہ دیجورؐ
حضرتؐ کی ملاقات کا مشتاق ہے معبود
ہیں طالبِ دید اہلِ جناں با دلِ خوشنود
ہیں زینتِ زیں آپؐ، سواری بھی ہے موجود
فردوس سے با سازو یراق آیا ہوا ہے
مولاؐ کی سواری کو براق آیا ہوا ہے

سید سرفراز حسین رضوی خبیرؔ لکھنوی

وہ فخرِ رُسل، قلب و زبانِ ہستی
لاریب ہیں وہ رُوحِ روانِ ہستی
معراج کو جائیں تو تھمے نبضِ جہاں
لوٹیں تو کھلے پھر سے دُکانِ ہستی

نقشؔ ہاشمی (مریدکے)

منزلِ معراج

یکایک وہ نبیؐ کا عازمِ عرشِ بریں ہونا
وہ ہر نقشِ قدم کا آپؐ کے گردوں نشیں ہونا
وہ جھکنا عرش کا، افلاک کا زیرِ نگیں ہونا
نبیؐ کے واسطے وہ آسمانوں کا زمیں ہونا
تھی بالکل مختلف ماہ و نجومِ عرش کی صورت
بچھے جاتے تھے زیرِ پائے حضرتؐ فرش کی صورت

فرشتوں میں ہُوا چرچا، حبیبِؐ کبریا آئے
خدا خود جن کا شیدا ہے، وہ محبوبِؐ خدا آئے
نہ کیوں سب کی زباں پر نعرۂ صلِّ علیٰ آئے
نبیٔ مجتبیٰؐ آئے محمدؐ مصطفیٰ آئے
زمانہ رُوشناسِ منزلِ معراج ہوتا ہے
نبیؐ کے اوج کا ممکن تعارُف آج ہوتا ہے

خرد پر منکشف ذوقِ طلب کا راز ہوتا ہے
مذاقِ عشق کے انجام کا آغاز ہوتا ہے
بغیرِ پَر کوئی آمادۂ پرواز ہوتا ہے
بشر افلاک پر محوِ خرامِ ناز ہوتا ہے
فرازِ آسمان سے صورتِ قرآن دکھلا دی
خدا نے اپنے پیغمبرؐ کی پوری شان دکھلا دی

یہ بن کر عالمِ بالا کے دل کا چین آتے ہیں
حدودِ خالق و مخلوق کے مابین آتے ہیں
بساطِ عرش پر پہنے ہوئے نعلین آتے ہیں
نہ کیوں یہ مرتبہ ہو، سرورِ کونین آتے ہیں
نہ صرف ان کی محبت میں کیا ہے خاک کو پیدا
انہی کے واسطے حق نے کیا افلاک کو پیدا

گُل و برگ و بہار و باغ و شبنم کو بنایا ہے
محبت میں انہی کی زلفِ پُر خم کو بنایا ہے
کیا موسیٰؑ کو پیدا، ابنِ مریمؑ کو بنایا ہے
انہی کے واسطے حق نے دو عالم کو بنایا ہے
انہی کی جستجو میں ثابت و سیّار آئے ہیں
انہی کی چاہ میں یُوسُفؑ سرِ بازار آئے ہیں

قدم سے ان کے مَس ہو کر ستاروں نے ضیا پائی
انہی کے شوق میں قوسِ قُزح لیتی ہے انگڑائی
ہوئی ہے ان کی آمد سے فلک کی عزّت افزائی
دوبالا ہو گیا ہے احترامِ چرخِ مینائی
مسلّم رفعتِ عرشِ معلیٰ آج ہوتی ہے
ملے ان کے قدم معراج کو معراج ہوتی ہے

جو ہے نبّاضِ مہر و ماہ و انجمُ، وہ طبیب آیا
فلک کی سیر کرنے کے لئے اک خوش نصیب آیا
حدودِ منزلِ توحید کے بالکل قریب آیا
خدا کی آیتوں کو دیکھنے حق کا حبیبؐ آیا
رہا ارماں نہ کوئی سرورِ کونینؐ کا باقی
خدا سے رہ گیا بس فاصلہ قوسین کا باقی

پَرے ادراک کی حد سے شفیعُ المذنبیںؐ پہنچا
حدودُ اللہ کے نزدیک ختمُ المرسلیںؐ پہنچا
کسی کا جس جگہ پیکِ تصوُّر تک نہیں پہنچا
وہاں چشمِ زدن میں رحمۃُ للعالمیںؐ پہنچا
طلسمِ فہم و ادراک و خرد کو توڑ آیا ہے
بہت پیچھے وہ جبریلِ امیںؑ کو چھوڑ آیا ہے

زمیں سرشار و بے خود ہے، فلک کو حال آتا ہے
بلندی مسکراتی ہے، بلند اقبال آتا ہے
زمانِ حال و ماضی بہرِ استقبال آتا ہے
سرِ عرشِ معلّیٰ آمنہؓ کا لالؐ آتا ہے
فلک پر رہ گیا کھِنچ کر چراغِ طُور کا نقشہ
جدھر دیکھا، نظر آیا خدا کے نور کا نقشہ

سید افسر عباس زیدی (لاہور)

پردے کی بات ہے

معراج کو جو عرش پہ پہنچے بصد وقار
تھے خدمتِ حضورؐ میں جبریلؑ نامدار
ہر سُو شکوہ و رعب و جلالت تھا آشکار
آتی تھی ایک سمت سے آواز بار بار
"آ" اے حبیبؐ "آ" کہ بڑا انتظار تھا
کس درجہ ناگوار یہ دَورِ فراق تھا

آتی تھی جس طرف سے یہ آواز دم بدم
فوراً نبیؐ کے اُس طرف اٹھنے لگے قدم
نزدیک تر صدا سے ہوئے سرورِؐ امم
باقی تھا پھر بھی فصل مگر دو کماں سے کم
اب اِس طرف رسولؐ اُدھر حق کی ذات ہے
پھر کیا ہوا خبر نہیں، پردے کی بات ہے

ظریفؔ جبلپوری

زہے شانِ سفر

آج کی رات حجابات کے بدلے دستور
آج کی رات سرِ عرش ہیں سامانِ ظہور
آج کی رات مداراتِ نبیؐ ہے منظور
آج کی رات کہ ہے نائبِ حق، حق کے حضور
یعنی ہر راز مشیّت کا کھُلا آج کی رات
لب پہ کونین کے ہے صَلِّ عَلیٰ آج کی رات

آج کی رات کی عظمت کا تو ادراک نہیں
آج کی رات چمک اٹھی ہے فطرت کی جبیں
آج کی رات فلک ناز ہے رہوارِ یقیں
آج کی رات زمیں بوس ہیں ماہ و پرویں
پہنچی معراج پہ تقدیرِ دعا آج کی رات
لب پہ کونین کے ہے صَلِّ عَلیٰ آج کی رات

جانبِ عرش زہے شانِ سفر آج کی رات
کھل گئے گنبدِ بے در کے بھی در آج کی رات
آئنہ گر بھی ہے آئینہ نگر آج کی رات
التّحیات ہے سوغاتِ بشر آج کی رات
سر کو سجدے سے پیامؔی نہ اُٹھا آج کی رات
لب پہ کونین کے ہے صَلِّ عَلیٰ آج کی رات

محمد وحید پیامؔی (حیدر آباد)

کرشمۂ قدرت

ستارے جلوہ گُستر تھے، زمانے میں اجالا تھا
فضا پُرکیف تھی اور رنگ فطرت کا نرالا تھا
زمیں کا تھا وہی نقشہ جو نقشہ آسماں کا تھا
ادب سے قدسیانِ عرشِ اعظم میں یہ چرچا تھا
مبارک ہو کہ آتے ہیں، ازل میں جن کو دیکھا تھا

سرِ عرشِ عُلیٰ پہنچے شہِؐ ارض و سما ہو کر
لقب محبوب کا پایا مُحمّد مصطفیٰؐ ہو کر
ہوئے پیغمبرِ اعظم رسولِؐ کبریا ہو کر
کُھلے اَسرارِ وحدت آپؐ پر وحدت نما ہو کر
اٹھا پردہ مقابل سے تو ہر اک راز افشا تھا

نُبوّت کو مکمل کر دیا باری تعالیٰ نے
بُلا کر آپؐ کو معراج بخشی ناز فرما نے
نبیؐ گو اور بھی آئے گئے پیغام پہنچانے
مگر یہ مرتبہ صرف آپؐ نے پایا، خدا جانے
ہوئی معراج حاصل آپ کو، کیا رُتبہ اعلیٰ تھا

ذرا سی دیر میں کی سیر ارکانِ دو عالم کی
مسافت طے ہوئی اک آن میں عرشِ مکرم کی
جو آئے لوٹ کر، دیکھا تشکّر سے، جبیں خم کی
تھا بستر گرم اور زنجیر جُنباں بابِ اعظم کی
شبِ معراج کیا تھی، ایک قدرت کا کرشمہ تھا

ندیم مراد آبادی

کیا سُرمۂ مَازَاغ لگایا

یا عرش کا ارمان بر آیا شبِ معراج
یا آپؐ کا اعزاز دکھایا شبِ معراج
ہر ذرّہ کو خورشید بنایا شبِ معراج
کیا نور تھا دنیا پہ سمایا شبِ معراج
قدرت کا کرشمہ نظر آیا شبِ معراج

دنیا کو جو منظور تھا رُتبہ کو دکھانا
محبوبؐ کو اعزاز دیا قربِ اَتَم کا
کانوں سے سنا کرتے تھے جو آنکھ سے دیکھا
آیاتِ الٰہی کا تماشا نظر آیا
جب جلوہ اسرا نظر آیا شبِ معراج

ہے اُن کے سوا اور بھی ایسی کوئی ہستی
اللہ نے بخشی ہو جسے تابِ تجلی
یہ قدرتِ نظّارہ، ذرا آنکھ نہ جھپکی
بہکی نہ نگہ اور نہ پریشان نظری تھی
کیا سُرمۂ مازاغ لگایا شبِ معراج

دریا ہُوا جب موجزن الطافِ خدا کا
سرکارِ مدینہ کو نظر آیا نہ کیا کیا
تمکینِ تکلّمؐ کی ادا لطفِ تماشا
یکتائی کا جلوہ، وہ خدائی کا کرشمہ
سب کچھ انہیں آنکھوں سے دکھایا شبِ معراج

شیوا بریلوی

رفعتِ "قوسین"

کیسی روشن ہے زمانے کی فضا، آج کی رات
نور برساتی ہے رحمت کی گھٹا، آج کی رات
کیفِ احساس میں رقصاں ہے ہَوا آج کی رات

ہو مبارک تجھے رضواں کہ نبیؐ آتے ہیں
عرش پر ہاشمی و مُطّلبیؐ آتے ہیں
حکمِ خالق ہے کہ جنت کو سجا آج کی رات

لے کے جبریلؑ سواری کو بُراق آئے ہیں
عرشِ اعظم سے یہ پیغامِ خدا لائے ہیں
منتظر آپؐ کا ہے ربِّ عُلا، آج کی رات

نکہتیں رقص میں ہیں دوشِ فضا پر ہر سُو
قافلے نور کے چلتے ہیں ہَوا پر ہر سُو
نور و نکہت کا خزانہ ہے کھُلا آج کی رات

نور کا جیسے کہ سیلاب اُمڈ آیا ہے
عرش پر فرش سے تشریف کوئی لایا ہے
کیوں نہ ہر چیز کہے "صلِّ علیٰ" آج کی رات

اس طرح عرش پہ پہنچے جو وہ خالق کے حبیبؐ
آئی آواز کہ "محبوبؐ مرے، آؤ قریب
حدِّ فاصل نہیں رکھنا ہے رَوا، آج کی رات"

نازؔ یوں رفعتِ "قوسین" میں پہنچے سرکارؐ
اُٹھ گیا چہرۂ فطرت سے نقابِ اَسرار
درمیاں میں کوئی پردہ نہ رہا، آج کی رات

نازؔ بریلوی

فروغِ شان

ویرانۂ خرد میں نہ جانے کہاں ہیں لوگ
طآہر! ہنوز حلقۂ وہم و گماں ہیں لوگ
تسخیرِ مہر و ماہ میں یوں سرگرداں ہیں لوگ
کچھ جانتے نہیں کہ عروجِ بشر ہے کیا

یہ ضربِ لَا اِلٰہ دو عالم کا ساز ہے
معراج ہر نفس غمِ سجدہ نواز ہے
مومن کا قلب واقفِ سوز و گداز ہے
اور خوب جانتا ہے شبِ غم کا مُدّعا

ادراک سے ہیں دور مقاماتِ مجتبیٰؐ
اللہ یہ بلندیٔ معراجِ مصطفیٰؐ
دیکھی عروجِ ذرۂ خاکی کی انتہا؟
یہ ہے فروغ، شانِ رسالت مآبؐ کا

دونوں جہاں میں گوہرِ ہستی کی آب ہیں
جلوہ گہ حیات میں وہ آفتاب ہیں
تابندہ جس سے کون و مکاں کی ہوئی فضا
انسانیت کا اوج رسالت مآبؐ ہیں

طآہر لاہوری (لاہور)

یا آپؐ تھے یا خالقِ اکبر

پہنچے جو سرِ عرش پیمبرؐ شبِ معراج
لینے کو ملک آئے برابر شبِ معراج

آگے جو بڑھے خاص میسّر ہوئی خلوت
یا آپؐ تھے یا خالقِ اکبر شبِ معراج

سُن سُن کے رسولانِ سلفؑ جس کو ہیں حیراں
وہ قربِ ہوا شہؐ کو میسّر شبِ معراج

وہ دائرہ جس کا کہیں آغاز نہ انجام
نقطہ تھا جو اندر، وہی باہر شبِ معراج

جو عُقدۂ لاحل تھے سراسر، وہ ہوئے حل
جتنی تھیں مہمّیں وہ ہوئیں سر شبِ معراج

کی صاحبِ خانہ نے عجب خاطرِ مہمان
دعوت میں ملی جنت و کوثر شبِ معراج

اصرار کیا، لی سندِ بخششِ امت
محبوب ہوا شافعؐ محشر شبِ معراج

ماتم تھا امیرؔ ان کو، جو حضرتؐ کے عدو تھے
احباب تھے خوش، عید تھی گھر گھر شبِ معراج

آمیر مینائی (لکھنوی)

منظورِ نظر منظر

پہنچا جو سرِ عرش وہ پیارا شبِ معراج
تھا حضرتِ حق محوِ تماشا شبِ معراج

مُوسیٰؑ کی طرح اہلِ سما غش میں پڑے تھے
وہ عارضِ پُرنور جو چمکا شبِ معراج

مخفی نہ رہا آپؐ سے اک ذرّہ بھی اس دن
اللہ نے کیا کیا نہ دکھایا شبِ معراج

ڈوبی ہوئی تھی نورِ محمدؐ میں ہر اک شے
تھا جوش پہ وحدت کا یہ دریا شبِ معراج

اس روز فرشتوں پہ کھلے جوہرِ آدم
اس شان سے جب آپؐ کو دیکھا شبِ معراج

کیا میل تماشے کی طرف کرتیں وہ آنکھیں
منظورِ نظر اور ہی کچھ تھا شبِ معراج

ہر سمت تھا انوارِ اَنَا اللہ کا جلوہ
لَاغَیْر کا روشن تھا ستارہ شبِ معراج

جب اُس گلِ نیرنگ کی رنگینیاں دیکھیں
جبریلؑ بنا بُلبلِ شیدا شبِ معراج

اکبر وارثی میرٹھی

عبد کی معبود سے قربت

امّت کے لئے روتے تھے حضرتؐ شبِ معراج
ہنستی تھی سرہانے کھڑی قسمت شبِ معراج
ہونے لگی یہ غیب سے مکّے میں منادی
کرسی پہ محمدؐ کی ہے دعوت شبِ معراج
دروازے دیئے کھول فرشتوں نے فلک کے
گھر گھر برسنے لگی رحمت شبِ معراج
ہُشیار اگر تھے تو رسولِ عربیؐ تھے
غافل تھی پڑی خواب میں خلقت شبِ معراج
سامان کیا حوروں نے آمد کی خوشی میں
رضوان نے کھولا درِ جنت شبِ معراج
مشتاق ہے دیدار کا اللہ تعالیٰ
جبریلِ امیںؑ لائے بشارت شبِ معراج
حُجرے سے برآمد ہوئے سردارِؐ دو عالم
لَولَاک کا پہنے ہوئے خلعت شبِ معراج
جب مسجدِ اقصیٰ میں گئے سرورِ عالمؐ
حاضر ہوئی نبیوںؑ کی جماعت شبِ معراج
صلوات کا اک شور تھا، غل صلِ علیٰ کا
ہر اک سے ملے ختمِ رسالت شبِ معراج
جب سدرہ پہ پہنچی شہِ عالمؐ کی سواری
جبریلِ امیںؑ ہو گئے رخصت شبِ معراج

حیران ہوئے آپؐ تو رفرف ہوا حاضر
کی اس نے بھی، جو ہو سکی خدمت شبِ معراج

رفرف جو رکا، شہؐ نے قدم آگے بڑھایا
ہمراہ چلا شوقِ زیارت شبِ معراج

جب پردے پر پہنچے تو صدا پردے سے آئی
کیا لائے ہمارے لئے حضرتؐ شبِ معراج

کی عرض، ترا نام، ترے نام کی تسبیح
ہے مدِّ نظر بخششِ امت شبِ معراج

ارشاد ہوا، بخش دی امت تری ہم نے
ہاں اور کوئی دل میں ہو حسرت، شبِ معراج

کی عرض کہ دیدار مجھے اپنا دکھا دے
معبود سے ہو عبد کی قربت شبِ معراج

فرمایا کہ آ پردے میں، کیا پردہ ہے تجھ سے
ہے عرضِ تمنا کی اجازت شبِ معراج

جو مانگا وہی پایا، جو پوچھا وہ بتایا
بندے پہ خدا کی ہوئی رحمت شبِ معراج

منشی نور محمد نور سہارنپوری

خود رب نے بلایا

فردوس کو اوّل تو سجایا شبِ معراج
پھر انؐ کو سرِ عرش بلایا شبِ معراج
اللہ غنی اوج یہ ان کا شبِ معراج
سر عرشِ الٰہی نے جُھکایا شبِ معراج

خالق نے قریں اپنے بٹھایا شبِ معراج
ہر سرِّ نہاں ان کو بتایا شبِ معراج
اقصیٰ میں بھی یہ عزّو شرف آپؐ نے پایا
نبیوںؑ نے امام ان کو بنایا شبِ معراج

بھُولے نہ کسی حال میں اُمّت کو کہیں بھی
بخشش کا قبالہ بھی لکھایا شبِ معراج
اللہ سے ہیں بخششِ اُمّت کی دعائیں
خالق نے کیا آپؐ سے وعدہ شبِ معراج

ہر بار سرِ طُور گئے حضرتِ مُوسیٰؑ
سرکارؐ کو خود رب نے بلایا شبِ معراج
سرکارؐ کی قدرت کے تصدّق دلِ صابر
کیا معجزہ عالم کو دکھایا شبِ معراج

صابر براری (کراچی)

باعثِ تکمیلِ تمنا

پھیلا تھا ہر اک سمت اُجالا شبِ معراج
خود حسنِ ازل جلوہ نما تھا شبِ معراج

وہ خالقِ کونین تو یہ مالکِ کونین
اک نور اُدھر، ایک اِدھر تھا شبِ معراج

ممنونِ کرم کر دیا، بندے کو خدا نے
تھی باعثِ تکمیلِ تمنا شبِ معراج

ہر ذرّہ کونین کی رفعت پہ نظر تھی
یوں مائلِ پرواز تھے آقا شبِ معراج

اس درجہ قریں ہو گئے، خالق سے محمدؐ
حائل نہ رہا کوئی بھی پردہ شبِ معراج

اے صَلِّ عَلیٰ فیضِ تجلّی شہِ دیں
ہر ذرّہ کونین جواں تھا شبِ معراج

خالق نے سرِ عرش بلا کر انھیں ضامنؔ
پردہ رُخِ زیبا سے اٹھایا شبِ معراج

ضامنؔ حسنی (حیدر آباد)

بنامِ شبِ معراج

اے صلِّ علیٰ، فیضِ دوامِ شبِ معراج
تقدیسِ دو عالم ہے، نظامِ شبِ معراج
سمجھے تو کوئی قدرت و فطرت کے اشارے
ہر سجدۂ مومن ہے، پیامِ شبِ معراج
ہر قصرِ عقیدت ہے، درخشانیٔ عظمت
کیا جذب ہے تو! جلوۂ بامِ شبِ معراج
وہ نور! کہ سیاروں کی آنکھیں ہوئی روشن
چمکا ہے کہاں ماہِ تمامِ شبِ معراج
چشمِ مہ و انجمُ ہمہ تن محوِ تجلّی
قائم ہے ابھی تک وہ نظامِ شبِ معراج
روحیں پئے تعظیم، نہ کیوں محو ادب ہوں
دو بچھڑے ملے آج، بنامِ شبِ معراج
ہے صبحِ تجلّی بصد اندازِ تصدُّق
شاعر سے بیاں کیا ہو؟ مقامِ شبِ معراج
روزہ ہو، نمازیں کہ عبادات و اطاعت
ہر نشہ عزیزؔ اپنا ہے جامِ شبِ معراج

عزیزؔ لطیفی (کراچی)

شبِ معراج

کیا دھوم سے حضرتؐ کو تھی آئی شبِ معراج
تھی پردۂ قربت میں رسائی شبِ معراج
اللہ کو جب دیکھا نبیؐ دیدۂ سر سے
پہلے ہوئی امت کو رہائی شبِ معراج

نازل تھے ملک، گرم تھا بازار خوشی کا
ہر چیز کو حاصل تھی صفائی شبِ معراج
آصفؔ کو الٰہی تو ذرا روضہ دکھا دے
فضل و کرمِ حق سے تھی آئی شبِ معراج

امت کی رہائی تھی فقط حاصلِ مطلب
حاصل کیا اللہ سے پیمبرؐ شبِ معراج
غل عرش سے تا فرش ہوا صَلِّ علیٰ کا
ارواح تھے نکہت سے معطر شبِ معراج
زنجیر تھی پاؤں میں، تو تھا طوق گلوگیر
ابلیس کو حاصل تھا یہ زیور شبِ معراج

میر محبوب علی خاں آصفؔ (والئ دکن)

حقیقتِ شبِ معراج

جلوہ گر ہر سمت رحمت ہے شبِ معراج کی
اللہ اللہ کیا فضیلت ہے شبِ معراج کی

ہو رہی ہے ہر طرف مدحت شبِ معراج کی
اس جہاں میں عام شہرت ہے شبِ معراج کی

مسجدِ اقصیٰ میں کی نبیوںؑ نے جس کی اقتدا
مفتخر کتنی امامت ہے شبِ معراج کی

ذاتِ پاکِ حق تعالیٰ ہے قریبِ مصطفیٰ ﷺ
کتنی پاکیزہ رفاقت ہے شبِ معراج کی

اُمّتِ عاصی کی بخشش کا سہارا بن گئی
یہ رعایت' یہ عنایت ہے شبِ معراج کی

ساکنانِ عرش سے اس کی لطافت پوچھئے
کیا کہیں ہم' کیا حقیقت ہے شبِ معراج کی

فرش سے تا عرش ہر شے نور سے تابندہ ہے
کس قدر روشن حقیقت ہے شبِ معراج کی

اُس طرف بوجہل حیراں' مطمئن صدیقؓ ادھر
وہ عداوت' یہ عقیدت ہے شبِ معراج کی

آتشِ دوزخ کا ہم پر ہو اثر' ممکن نہیں
دل کے ہر گوشے میں الفت ہے شبِ معراج کی

منزلِ راہِ وفا میں ہم بھٹک سکتے نہیں
ہم پہ یہ الطاف رحمت ہے شبِ معراج کی

الطاف احسانی

شبِ اسریٰ

کمالِ شوق و ولا کا بیان شبِ اسریٰ
ولایتِ نبویؐ کا نشاں شبِ اسریٰ

خرد کی آنکھ سے ہے گو نہاں شبِ اسریٰ
خرد کے دل پہ ہے لیکن عیاں شبِ اسریٰ

ز کعبہ تا کرمِ "قاب" راز ہیں لیکن
کسے ہے دعوئ گوش و زباں شبِ اسریٰ

ہے شاخِ سدرہ پہ افگندہ نوریوں کا امیر
بشر تو کفش بہ پا ہے رواں، شبِ اسریٰ

گئے حضورؐ وہاں، رُک گئیں یہاں گھڑیاں
جبھی ہے پل سے بھی کم -- بیکراں شبِ اسریٰ

کھُلا دَنیٰ فتدلّٰی کے زیبِ عنواں سے
ہے فرطِ شوق ہی کی داستاں، شبِ اسریٰ

جو ایک کا بھی ہو مُنکر، وہ ہو، پہ میرے لئے
ہر ایک ان کی ہے شب، بے گماں شبِ اسریٰ

حضورِ پاکؐ کے مازاغ کحُل کے صدقے
ہوئی ہے مثلِ رسیہ طیلساں، شبِ اسریٰ

دُوئی کی بو کا تصوّر، نہ احتمال، نہ شک
محب حبیب کے تھا درمیاں، شبِ اسریٰ

خدا کے نور کے سانچے میں ڈھل گئے ہیں آج
نہ آسماں، یہ زمیں، یہ سماں شبِ اسریٰ

ہر ایک معجزہ، تیرے فروغ کا پرتَو
ہر اک عروج کی تو -- جانِ جاں -- شبِ اسریٰ

یہ تجربات کے امکاں کی آخری حد ہے
علومِ تازہ کا ہے امتحاں، شبِ اسریٰ

رہی کسی میں نہ جُنبش یہاں بغیر انؐ کے
کہ وہ جہاں کی ہیں روح و رواں، شبِ اسریٰ

ہے تیرے ذکر سے انوؔر کے فن پہ اوج کا نور
تو بے ہُنر پہ بھی ہے مہرباں شبِ اسریٰ

پروفیسر افضال احمد انوؔر (فیصل آباد)

انوارِ شبِ اسرا

ہوا ہے اس لئے دنیا میں اظہارِ شبِ اسرا
قیامت تک رہیں گے ذکر و اذکارِ شبِ اسریٰ

حدِ قوسین میں مہماں ہیں سرکارِؐ شب اسرا
ہیں صدرِ بزمِ اَوْ اَدْنٰی کماندارِ شبِ اسرا

عرب کے چاند ہیں جب آئنہ وارِ شبِ اسرا
حرم سے عرش تک چھائے ہیں انوارِ شبِ اسرا

بہارِ جاوداں قرباں ہے باغِ ہشت جنّت پر
جناں فردوس اے رضواں ہیں گلزارِ شبِ اسرا

رسولانِ گرامیؑ سب کے سب حاضر ہیں اقصیٰ میں
امامُ الانبیا لیکن ہیں سرکارِؐ شبِ اسرا

ہیں جبریلِ امیںؑ حاضر مکانِ اُمِّ ہانیؓ میں
ہیں صَرفِ خواب وہ محبوبِؐ غفّارِ شبِ اسرا

بلائے جا رہے ہیں مصطفیٰؐ عرشِ الٰہی پر
ہیں بیشک احمدِ مختارؐ مختارِ شبِ اسرا

شبِ معراج گو اس وقت تک رازِ الٰہی ہے
سرِ محفل مگر ہاشمؔ ہیں اذکارِ شبِ اسریٰ

ہاشم رضا خاں ہاشمؔ ضیائی بدایونی (کراچی)

نازِ شبِ اِسرا

جس دم کی بدولت ہو آغازِ شبِ اسریٰ
واللہ وہی سمجھے اندازِ شبِ اسریٰ

محبوبِ خداوندی اللہ تک آ پہنچا
کُھل کر ہی رہا آخر ہر رازِ شبِ اسریٰ

اللہ کی خلوت کا ہر آئینہ شاہد ہے
کیا شانِ محمدؐ تھی کیا نازِ شبِ اسریٰ

جبریلؑ کی حیرانی تاحشر نہ جائے گی
جبریلؑ نے دیکھی ہے پروازِ شبِ اسریٰ

لوح و قلم و کرُسی، سُن سُن کے تڑپ اٹھے
وہ راگ محبّت کے، وہ سازِ شبِ اسریٰ

اللہ بھی، بندہ بھی سب ایک ہی مرکز پر
اللہ رے یہ حسنِ ممتازِ شبِ اسریٰ

سُن اپنے فضؔا کی بھی اِس دَورِ ضلالت میں
اے بندۂ لاہوتی، ہم رازِ شبِ اسریٰ

فضؔا کوثری (بنگلور۔انڈیا)

دُولھا شبِ اسرا کا

ثانی نہیں عالم میں حقّا شبِ اسرا کا
ہر وصف جہاں میں ہے یکتا شبِ اسرا کا

ہر چاند ستارہ ہے شیدا شبِ اسرا کا
ہر نجم ہر اختر ہے چھیلا شبِ اسرا کا

اونچا ہے کچھ اس درجہ پایہ شبِ اسرا کا
منصب نہ کسی شب نے پایا شبِ اسرا کا

ہر سجدہ نہ کیوں اس کا معراجِ عبادت ہو
جس سر میں سمایا ہو سودا شبِ اسرا کا

قوسین ہے مے خانہ، ہے عرش نشیں ساقی
پُر ہے مئے وحدت سے شیشہ شبِ اسرا کا

بیشک ہے محبّت کی معراج اسے حاصل
ہو عشق اگر دل میں پیدا شبِ اسرا کا

اب تک یہی کہتے ہیں معراج نشیں قدسی
ہے مرتبہ عالم میں اعلیٰ شبِ اسرا کا

سہرا ہے شفاعت کا ہاشمؔ کے مقدّر میں
وہ ہاشمی نوشہؐ ہے دُولھا شبِ اسرا کا

ہاشم ضیائی بدایونی

بُلاوا

جاتے ہیں عرش پہ محبوبِ خدا آج کی رات
مرحبا، صلِّ علیٰ، صلِّ علیٰ آج کی رات

قاصدِ وحی سے خالق نے کہا آج کی رات
"جا زمیں پر، مرے محبوب کو لا آج کی رات

اُمِّ ہانیؓ کے مکاں میں ہے وہ محوِ آرام
میں ہوں مشتاق، اسے مجھ سے ملا آج کی رات

دیکھنا تجھ سے نہ ہو جائے کہیں بے ادبی
باادب نیند سے تُو اس کو جگا آج کی رات

اور کہنا کہ بلاتا ہے خدائے اکبر
چلیئے اے بادشہِ ارض و سما آج کی رات

ایک وہ تھا مرے جلووں کی جسے خواہش تھی
ایک میں ہوں کہ ہوں مشتاقِ لقا آج کی رات

"فَاخۡلَعۡ نَعۡلَیۡک" یہ موسیٰؑ سے کہا تھا میں نے
بے تکلّف مرے محبوب تُو آ، آج کی رات

طُور پر کوئی، کوئی چرخِ چہارم پہ گیا
عرشِ اعظم پہ تو آ ماہ لقا آج کی رات

کوئی پردہ نہیں تجھ سے ترے چہرے کی قسم
خلوتِ خاص میں بے خوف تُو آ، آج کی رات"

شفق القادری

آج کی رات

عالمِ قدس میں ہے نور و ضیا آج کی رات
عازمِ عرش ہوا شمسِؐ ضحیٰ آج کی رات

اپنے محبوبؐ سے کہتا ہے خدائے برحق
خلوتِ ناز میں اک بار تو آ، آج کی رات

دونوں عالم میں ہے اک نور و ضیا کا عالم
سیر کو نکلا ہے اک بدرِ دُجی آج کی رات

بزمِ کونین میں ہر سمت ہے جلووں کا ہجوم
پیکرِ حُسن ہُوا جلوہ نما آج کی رات

بُوئے عشرت سے معطّر ہوئے ذرّوں کے دماغ
عطر افشاں ہے دوعالم کی فضا آج کی رات

عرشِ اعظم بھی ہے مشتاقِ قدومِ عالی
فرطِ بہجت سے ہے سجدے میں جُھکا آج کی رات

گلشنِ دہر کا ہر پتّا ہے مائل بہ درود
اور ہر ذرّہ ہے مصروفِ ثنا آج کی رات

عرشِ اعلیٰ پہ بُلایا ہے باندازِ جمیل
دیکھئے شانِ شہِؐ ارض و سما آج کی رات

بخت جاگے ہیں قمرؔ آج سیہ کاروں کے
ذکر ان کا ہے سرِ عرشِ عُلیٰ آج کی رات

قمرؔ یزدانی (پنوانہ ضلع سیالکوٹ)

آج کی رات

عرشِ اعظم پہ ہے وہ ماہ لقاؐ آج کی رات
نور ہی نورِ میں ہے غرق فضا آج کی رات
کس کی آمد سے جہنم کے بُجھے ہیں شُعلے
کس کی آمد سے درِ خلد کھُلا آج کی رات
آپؐ نے جملہ رسولوں کی امامت فرمائی
راز یوں اوّل و آخر کا کھُلا آج کی رات
فرش سے عرش تلک جس کی عملداری ہے
سُوئے افلاک وہ سلطانؐ چلا آج کی رات
"لَنْ تَرَانِیْ" سے جو حائل تھا حجابِ اکبر
"اُدْ نُ مِنِّیْ" کے تقاضوں سے کھُلا آج کی رات
جس کے انوار سے ضَوبار ہوئے شمس و قمر
اپنے اللہ کا مہمان ہُوا آج کی رات
رُک گئے تھک کے جہاں پر کہ بُراق و رفرف
اس سے بھی آگے بڑھا نورِ ہُدیٰؐ آج کی رات
"اُدْنُ مِنِّیْ" کی صدا آتی گئی، آتی گئی
"قَابَ قَوْسَیْن" کا منظر تھا جُدا آج کی رات
ربِّ دارین سے بندوں کو مِلانے کو رِضَا
فائزِ عرش ہُوا ماہِ حرا آج کی رات

پروفیسر محمد اکرم رِضَا (گوجرانوالہ)

پردہ کیا ہے

جب گئے عرش پہ محبوبِ خدا آج کی رات
ہٹ کے جبریلؑ قدم بوس ہوا آج کی رات

کر دیا دین محمدؐ پہ خدا نے کامل
سلسلہ ختم نبوّت کا ہوا آج کی رات

تابشیں نورِ حقیقت کی دکھانے کے لئے
اپنے محبوبؐ کا طالب ہے خدا آج کی رات

عکس افگن ہے محمدؐ پہ جمالِ یزداں
نور پر نور کو دیکھا ہے فدا آج کی رات

آپؐ پردے میں چلے آیئے، پردہ کیا ہے
عرش کے پردہ سے آتی ہے صدا آج کی رات

قربتِ دوست ہے خلّاقِ جہاں کو منظور
قابَ قوسَین کا ہے شور بپا آج کی رات

جلد چلئے کششِ عشقِ الٰہی نے کہا
کہ ملاقات کا ہے وقت ملا آج کی رات

اللہ اللہ وہ سلطانِؐ مدینہ کا جمال
جس کا نظّارہ ہے مقبولِ خدا آج کی رات

ہر گنہگار کی بخشش کا نبیؐ سے طالق
داورِ حشر نے اقرار کیا آج کی رات

طالق ہمدانی لدھیانوی

لمحۂ پُرنور کا عکس

کیوں نہ مقبول ہو اُمّت کی دعا آج کی رات
قُربِ یزداں میں ہیں محبوبِؐ خدا آج کی رات

دیکھ کر کعبہ و اقصیٰ سے تجلّی کا ظہور
پڑ گئی ماند ستاروں کی ضیا آج کی رات

رات ہے معراج کی، سدرہ پہ بہار آئی ہے
نور کی گود میں مہکی ہے فضا آج کی رات

چشمۂ نورِ رسالت سے شعاعیں چُن کر
شب نے پہنی ہے صباحت کی قبا آج کی رات

ہے یہ معراج کے اس لمحۂ پُرنور کا عکس
ذرے ذرے میں جو ہے جلوہ نما آج کی رات

ساعتِ دہر گزر تو بھی ذرا تھم تھم کے
وجد میں آئے ہیں جب ارض و سما آج کی رات

کیوں نہ سمجھیں اسے، اعجاز بنی آدم ہم
فرشِ خاکی پہ ہوا عرش فدا آج کی رات

بشیر اعجاز

شبِ وصلِ شہِ ہردوسرا (صلی اللہ علیہ وسلم)

ہے شبِ وصل شہِ ہر دوسراؐ آج کی رات
بُقعۂ نور بنا ارض و سما آج کی رات

حرمِ کعبہ سے جب شہؐ نے کیا عزمِ فلک
وجد میں آ گیا خود غارِ حرا آج کی رات

جگمگاتے ہوئے تاروں نے چمک نذر میں دی
جب گیا سوئے فلک بَدْرِ دُجیٰ آج کی رات

جس طرح شمع پہ پروانوں کا ہوتا ہے ہجوم
تھا یونہی گرد فرشتوں کا پَرا آج کی رات

راز کی باتوں کے لائق نہ تھی قاصد کی زباں
اس لئے خود ہی کہا، جو بھی کہا آج کی رات

لاکھ پردوں میں ازل سے جو نہاں تھا جلوہ
شوق نے اس کو بھی بے پردہ کیا آج کی رات

ہمکلامی میں نہ تھا گوش و دہن کو کوئی دخل
عقل حیراں تھی کہ کیا کس نے کہا آج کی رات

کفر و ایماں کی کسوٹی تھی یقیناً معراج
کوئی کاذب، کوئی صِدّیق بنا آج کی رات

اثرؔ

ڈال دی گردشِ دوراں نے سپر

زیرِ پا کیوں نہ ہوں جبریلؑ کے پَر آج کی رات
نور کا نور کی جانب ہے سفر آج کی رات

اُمِّ ہانیؓ کے مُقدّر کی بلندی دیکھو
ان کے گھر میں ہے فرشتوں کا گزر آج کی رات

گرم ہے بسترِ سرکارؐ اسی صورت سے
ڈال دی گردشِ دوراں نے سپر آج کی رات

جیسے تصویر اُتر آتی ہے آئینے میں
عرش پر یوں ہیں شہِ جنّ و بشر آج کی رات

رُوئے سرکارِ دو عالم کے تصوُّر کی قسم
حُسن ہی حُسن ہے تا حدِّ نظر آج کی رات

سُن ذرا بزمِ دَنیٰ سے یہ صدا آتی ہے
قَابَ قوسین ہے تقدیرِ بشر آج کی رات

گرمیٔ مہر سے قائم ہے حیاتِ انساں
رات کیا دن کے مقابل میں مگر آج کی رات

ہیں نگاہوں میں مدینے کی فضائیں عارفؔ
کیوں کرے کوئی تمنّائے سحر آج کی رات

عارفؔ اکبر آبادی

بے مثال رفعت

بامِ اقصیٰ سے چلا رشکِ قمر آج کی رات
فرشِ رہ ہو گئی تاروں کی نظر آج کی رات

مِثلکُم ہی سہی انسان، مگر آج کی رات
عرش پر کرنے گیا ہے وہ بسر آج کی رات

ڈھل گئے نور میں سب ارض و سما، کون و مکاں
لامکاں تک ہوئی پروازِ بشر آج کی رات

"قابَ قوسَین" سے ادنیٰ ہے مقامِ محمودؐ
سرنگوں کر گئی ادراک کا سر، آج کی رات

عشقِ بیتاب کی کیا بات ہے اللہ اللہ!
کُھل گئے گنبدِ افلاک کے در آج کی رات

شبِ اسریٰ پہ ہوں قربان ہزاروں راتیں
بزمِ ہستی کی ہے تابندہ سحر آج کی رات

بے خبر رفعتِ آدم سے ہے جبریلِؑ امیں
منزلِ سدرہ ہوئی گردِ سفر آج کی رات

واصف علی واصفؔ

دو کمانوں کا فرق

حُسن مہمان ہوا عشق کے گھر آج کی رات
آ گیا نخلِ تمنا پہ ثمر آج کی رات

بہرِ تسلیم جھکے جاتے ہیں سُکّانِ فلک
منزلِ عرش پہ ہے کس کا گزر آج کی رات

غل ہوا، شاہِ دو عالم کی سواری آئی
رُک گئے بہرِ ادب شمس و قمر آج کی رات

فاصلے برسوں کے طے ہو گئے اک لمحے میں
جذبۂ شوق تھا یوں گرمِ سفر آج کی رات

ضوفشاں نورِ محمدؐ ہوا دو عالم پر
تیرگی ہو گئی ہمرنگِ سحر آج کی رات

اللہ اللہ یہ عکسِ رُخِ احمدؐ کا جمال
ذرہ ذرّہ نظر آتا ہے گہر آج کی رات

کہکشاں نقشِ کفِ پائے محمدؐ کا عروج
بڑھ گیا سدرہ سے بھی اوجِ نظر آج کی رات

دو کمانوں کا رہا طالب و مطلوب میں فرق
ایک پردہ تھا فقط پیشِ نظر آج کی رات

کھُل گئے بابِ اجابت زہے تقدیر نشاطؔ
ہر دعا ہو گئی پابندِ اثر آج کی رات

نشاطؔ واسطی (لاہور)

عرش پیمائی

اللہ اللہ کششِ جذب و اثر آج کی رات
عرش پیما ہیں شہِ جن و بشر آج کی رات

لَنْ تَرَانِی تو کجا، شوقِ تکلّم ہے سوا
اٹھ گئے سارے حجاباتِ نظر آج کی رات

از زمیں تا بفلک نور کے جلوے ہیں عیاں
رُوکشِ خُلد ہے ہر راہ گزر آج کی رات

گرم بستر رہا، زنجیر کو جُنبش بھی رہی
طے ہوئی لمحوں میں یہ راہِ سفر آج کی رات

زینتِ مسجدِ اقصیٰ کا ہو کیا وصف بیاں
انبیاءؑ شانہ بشانہ ہیں ادھر آج کی رات

پہلے صدیقؓ سے معراج کی تصدیق ہوئی
مرحبا صدقِ زباں، صدقِ نظر آج کی رات

حبیب احمد صدیقی بدایونی

صُورتِ حُسنِ حقیقت

کھو گئی رنگِ بہاراں میں خزاں آج کی رات
بن گئی گیت ہر اک لب پہ فغاں آج کی رات
جامِ کوثر ہیں پئے تشنہ لباں آج کی رات
اعتبارِ غمِ ایّام کہاں آج کی رات

بام و در نور کے سانچے میں ڈھلے جاتے ہیں
خاک کے ذرے بھی ہیں کاہکشاں آج کی رات
شبنمی رات کے آنچل میں ہے کرنوں کا سہاگ
جگمگا اٹھی ہے تقدیرِ جہاں آج کی رات

ان کے جلوؤں سے منور ہے ہر اک راہ گزر
نور ہی نور ہے ہر سمت رواں آج کی رات
رُوئے فطرت سے ہر اک پردہ اٹھا جاتا ہے
صُورتِ حسنِ حقیقت ہے گماں آج کی رات

نبضِ کونین پہ وہ ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں
گردشِ وقت کا احساس کہاں آج کی رات
ہر نفس ایک عبادت ہے، زہے گرمیٔ شوق
نام ان کا ہے مرے وردِ زباں آج کی رات

اللہ اللہ نگہِ شوق کی معراج کلیمؔ
حُسن خود ہے مری جانب نگراں آج کی رات

کلیؔم عثمانی (لاہور)

یک جائی

سرنگوں ہو گئے ظلمت کے نشاں آج کی رات
ہر طرف نور کے دریا ہیں رواں آج کی رات
نکہتِ گل ہے طبیعت پہ گراں آج کی رات
بے خودی لے گئی تو مجھ کو کہاں آج کی رات

عشق ہے اپنی بلندی پہ رواں آج کی رات
چشمِ مشتاق ہے اور حُسنِ نہاں آج کی رات
گردشِ شام و سحر اپنا چلن بھول گئی
جادۂ شوق پہ ہے کون رواں آج کی رات

جس طرف سے وہ گئے، راستے گلزار بنے
نقشِ پا بن گئے منزل کے نشاں آج کی رات
سانس لینے کی فرشتوں کو جہاں تاب نہیں
کون یہ محوِ تکلّم ہے وہاں آج کی رات

آج ہے مژدۂ لَوْلَاکَ لَمَا کی تفسیر
قربتِ خاص میں ہیں سرورِ جاںؐ آج کی رات
عشق اور حسن ہیں اس طرح سے یکجا کیفیؔ
حسن کا عشق پہ ہوتا ہے گماں آج کی رات

محمد زکی کیفیؔ

جلوہ سامانی

جلوہ سامانی ہے تا عرشِ بریں آج کی رات
ذرّہ ذرّہ ہے مہ و مہرِ مبیں آج کی رات

آسماں فخر سے شاداں ہے قدم بوسی کو
اپنی تقدیر پہ نازاں ہے زمیں آج کی رات

نور ہی نور ہے جس سمت بھی اٹھتی ہے نظر
ہے فضا فرش سے تا عرش حسیں آج کی رات

شبنمستانِ تصوّر ہے حقیقت افروز
قریۂ وہم ہے غرقابِ یقیں آج کی رات

دست بستہ ہیں بہر گام ملائک مسرور
محوِ تعظیم ہیں افلاک نشیں آج کی رات

کون گزرا مہ و انجم کے جہاں سے امشب
جگمگا اٹھی ستاروں کی جبیں آج کی رات

آج کی رات ہیں محبوب و مُحب محوِ کلام
ہو گئے عابد و معبود قریں آج کی رات

رشید کامل (لاہور)

معراجُ النبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

جگمگاتی ہے رہِ عرشِ بریں آج کی رات
دست بستہ ہیں کھڑے چرخ نشیں آج کی رات

کہکشاں، چاند، ستارے پئے تعظیمِ حضورؐ
فرشِ رہ کرتے ہیں آنکھیں یہ حسیں آج کی رات

مہ و پرویں کے مقدّر کا ستارہ چمکا
پائے اقدس پہ جھکاتے ہیں جبیں آج کی رات

حسبِ فرمانِ خدا صاحبِ لَوْلَاکَ لَمَا
لامکاں میں ہیں بصد شان مکیں آج کی رات

اس کا اک بندۂ کامل ہے حضورِ یزداں
خوبیٔ بخت پہ نازاں ہے زمیں آج کی رات

جس کے اک جلوے سے غشّ ہوئے بے ہوش کلیمؑ
ہو گئے ہادیٔ دیںؐ اس کے قریں آج کی رات

غلام محی الدین خلوتؔ

قربِ محبوب

کس کی آمد ہے سرِ عرشِ بریں آج کی رات
محوِ آئینہ ہے خود عرش نشیں آج کی رات

لیلتہ القدر ہوئے کثرتِ الہام سے دل
مطلع الفجر ہے ہر داغِ جبیں آج کی رات

فخرِ نسبت ہے شہنشاہِ دو عالم سے اسے
اپنی تقدیر پہ نازاں ہے زمیں آج کی رات

عشق کرتا ہے کہاں دُوریٔ محبوب قبول
ضبط کی ساری حدیں ٹوٹ گئیں آج کی رات

فخرِ لولاک کے دیدار کی حسرت ہے ادیبؔ
کس کی آنکھیں ہیں کہ بے خواب نہیں آج کی رات

ادیبؔ سہارنپوری

رب سے حضرتؐ کی ملاقات ہوئی

رب سے حضرتؐ کی ملاقات ہوئی آج کی رات
عرش پر جا کے مناجات ہوئی آج کی رات

روز و شب اور مہ و سالِ زمانہ کے لئے
باعثِ فخر و مباہات ہوئی آج کی رات

رب نے بخشا ہے جنہیںؐ خاص "مقامِ محمود"
عرش پر ان کی مدارات ہوئی آج کی رات

خوش عروج کہ زِ افلاک و حجابات گزشت
حَبَّذا، خارقِ عادات ہوئی آج کی رات

اصل میں برقِ تجلی تھا بُراقِ نبویؐ
جس کو حاصل یہ کرامات ہوئی آج کی رات

کیسے اَسرارِ نہاں آج کھلے جاتے ہیں
کاشفِ جُملہ حجابات ہوئی آج کی رات

نعمتیں رب نے عطا کیں انہیں امت کے لئے
مصدرِ فضل و عنایات ہوئی آج کی رات

رحمت و شفقت و رضوان و کرم کے وعدے
بہرِ امت یہ ہر اک بات ہوئی آج کی رات

غیر کوئی نہیں تھا، خلوت و جلوت تھی عجیب
پھر خدا جانے کہ کیا بات ہوئی آج کی رات

عتیق فرنگی محلی

مدحتِ صاحبِ معراج صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عرشِ اعظم پہ گئے شاہِ زمنؐ آج کی رات
قابلِ دید ہے فطرت کی پھبن آج کی رات

لے کے جبریلِ امیںؑ حُسن کا پیغام آئے
دیکھ کر عشق کا بے ساختہ پن آج کی رات

آج برسے گا دو عالم پہ کرم کا بادل
دور ہو جائیں گے اُمّت کے محن آج کی رات

اب وہ رستہ نہیں، گردش نہیں، رفتار نہیں
اک نئے دور میں ہے چرخِ کہن آج کی رات

کوئی دیوار تری راہ میں حائل نہ ہوئی
کوئی منزل نظر آئی نہ کٹھن آج کی رات

دوستو تذکرۂ زُلفِ بہاراں نہ کرو
آج کی رات ہے موضوعِ سخن آج کی رات

سیر کیا، کون سی معراج، کہاں کی رفعت
ہے رواں سُوئے وطن جانِ وطن آج کی رات

یہ بھی ہے صاحبِؐ معراج کی مدحت کا صلہ
مجھ کو حاصل ہوئی معراجِ سخن آج کی رات

محمد اعظم چشتی

نویدِ کرم و رحمتِ عام

۱
درِ مے خانہ کھلا ہے سرِشام آج کی رات
ہے نویدِ کرم و رحمتِ عام آج کی رات

لے کے جبریلؑ کہاں جائیں پیام آج کی رات
عرش پر آپؐ جو ہیں محوِ خرام آج کی رات

پردے والے کو رہا آج نہ پردے کا خیال
ہو گیا جلوہ نما حُسنِ تمام آج کی رات

طُوریوں نے کہا یہ قرب، یہ جلوہ، یہ قیام
نُوریوں پر کھلا خاکی کا مقام آج کی رات

وقت کی موج سکوں گیر ہوئی آج کے دن
چرخِ دوّار تھا آہستہ خرام آج کی رات

جس میں مضمر ہے، ہر اک فرد و جماعت کی نجات
طے ہوا عرش پہ وہ ضبط و نظام آج کی رات

آج کی رات اس اُمّت کی سفارش کر دے
پھر سے آ جائے تری قوم کے کام آج کی رات

وقارؔ انبالوی

راج کی رات

ہو مبارک، ہے عروجِ شہِ دیں آج کی رات
واہ وا صلِّ علیٰ آج ہے معراج کی رات

آج کی رات کے انوار سے روشن ہیں فلک
مطلعِ نور ہوئی طالعِ وہّاج کی رات

اب تو اس رات سے ہے لاکھ مہینوں کو شرف
لیلۃ القدر کو کیونکر نہ ہو یہ لاج کی رات

اِن دنوں شاہِ رُسل صاحبِ معراج ہوا
تاجداری کو ہوئی افسری سرتاج کی رات

آپؐ کی شانِ شہانہ شبِ معراج میں ہے
حق نے دی سرورِ عالم کو عجب راج کی رات

مبدءِ فیض اسی رات کو خالق نے کیا
خوب بخشش کو ہوئی ثاقبِ محتاج کی رات

ثاقب

بارکَ اللہ

لُطفِ ربُّ العُلا آج کی رات ہے
کس قدر پُرضیا آج کی رات ہے

دین و دنیا کے سردار دُولھا بنے
عرشِ رحماں سجا آج کی رات ہے

رقص کرتی چلی، مسکراتی چلی
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آج کی رات ہے

قدُسیوں کے لبوں پر ہے صَلِّ علیٰ
عرشِ حق جھوم اٹھا آج کی رات ہے

بارکَ اللہ عالم پہ چھائی ہوئی
روح پرور فضا آج کی رات ہے

تہنیت کے لیے انبیاؑ ہیں کھڑے
مرحبا مرحبا آج کی رات ہے

منتظر ہیں فرشتے کہ آئیں حضورؐ
باغِ جنت کھلا آج کی رات ہے

ان کے نعلینِ پا سے خدا کی قسم
اوجِ ارض و سما آج کی رات ہے

مسکراتی ہے موجِ نسیمِ سحر
مژدۂ جاں فزا آج کی رات ہے

نسیم بستوی (بھارت)

سُبحَانَ الَّذِیٓ اَسرٰی

تجلّی کا اک آئینہ ہے سُبحَانَ الَّذِیٓ اَسْرٰی
نبیؐ کی شان میں آیا ہے سُبحَانَ الَّذِیٓ اَسْرٰی

زباں ہی پر نہیں ہے وِرد اس کا رات دن طیّبؔ
کہ میں نے دل پہ بھی لکھّا ہے سبحان الذی اسری

قدم رکھّا ہے جب محبوبِؐ حق نے عرشِ اعظم پر
خدا نے ہنس کے فرمایا ہے سبحان الذی اسری

مصیبت میں، پریشانی میں، رنج و غم میں، آفت میں
قسم رب کی، سکوں دل کا ہے سبحان الذی اسری

گنہگارو مبارک ہو تمہارے سر پہ رحمت کا
بہ فضلِ حق بنا سایہ ہے سبحان الذی اسری

اسی میں حق کے جلوے ہیں یہیں اَسرار کُھلتے ہیں
خدا کے نور کا پردہ ہے سبحان الذی اسری

خزانے اس میں پوشیدہ ہیں دنیائے طریقت کے
دلِ مومن کا سرمایہ ہے سُبحَانَ الَّذِیٓ اَسْرٰی

طیّبؔ قریشی اشرفی (دہلی)

معراجِ رسول صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

ارتقائے عالمِ امکاں ہے معراجِ رسولؐ
پستیوں پر آج تک خنداں ہے معراجِ رسولؐ

رک گئی تھی آج کی شب وقت کی رفتار بھی
بے نیازِ گردشِ دوراں ہے معراجِ رسولؐ

آدمی کی عظمتوں کا تذکرہ کرتے رہو
انتہائے عظمتِ انساں ہے معراجِ رسولؐ

آدمی کو رب سے ملنے کا سلیقہ آ گیا
نوعِ انساں پر عظیم احساں ہے معراجِ رسولؐ

عزمِ تسخیرِ قمر مریخ کی منزل میں ہے
آج بھی تو سلسلہ جنباں ہے معراجِ رسولؐ

تا سحر اب ذکرِ سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی رہے
آج کی شب سب کے گھر مہماں ہے معراجِ رسولؐ

کیوں نہ ہوں اعجازؔ روشن شعر مثلِ کہکشاں
اس قصیدے کا مرے، عنواں ہے معراجِ رسولؐ

اعجازؔ رحمانی (کراچی)

معراج کے دُولھا

کیا شان ہے اُن کی صلِّ علیٰ معراج کے دولھا آتے ہیں
کہتے تھے ملک با ناز و ادا معراج کے دولھا آتے ہیں
جبریلؑ سواری لائے ہیں، مجُرے کو فرشتے آئے ہیں
مشتاقِ لقا ہے رب ان کا معراج کے دولھا آتے ہیں
والشمس رُخِ زیبا ان کا، وَالّیل کا زلفوں میں جلوہ
سبحان اللہ ماشاء اللہ معراج کے دولھا آتے ہیں
آدمؑ تا عیسیٰؑ نبیوں کی، اقصیٰ میں امامت فرمائی
ہر اک نے قصیدہ ان کا پڑھا معراج کے دولھا آتے ہیں
کعبے سے چلے اقصیٰ پہنچے، اقصیٰ سے عرش پہ جا پہنچے
ہے زیرِ قدم عالم سارا معراج کے دولھا آتے ہیں
نازاں فرحان ہے آج زمیں، ہے پائے نبیؐ اور عرشِ بریں
ہر ایک فلک پا بوس ہُوا معراج کے دولھا آتے ہیں
اَسرارِ دَنیٰ کی موجیں ہیں، اَوْحیٰ مَا اَوْحیٰ کے دھارے
لینے انعام فَتَرَضٰی کا معراج کے دولھا آتے ہیں
اُمّت کی بخشش ہوتی ہے، انوار کی بارش ہوتی ہے
ہے تاجِ شفاعت سر پہ سجا معراج کے دولھا آتے ہیں
آقاؐ ملکوتَ کی سیر کریں، ہم بدرؔ خوشی سے نعت پڑھیں
ہے دھوم یہی بر عرشِ عُلیٰ، معراج کے دولھا آتے ہیں

بدرؔ القادری (ہالینڈ)

اے صاحبِ معراج!

دو جگ کے مہاراج، رسولوں کے ہو سرتاج --- اے صاحبِ معراج
حوریں ہیں بہ فرش، فرشتے ہیں بکف باج --- اے صاحبِ معراج

ہستی ہے تری باعثِ تخلیق دو عالم --- اے حُسنِ مجسّم
خالق ترا مشتاق تو مخلوق ہے محتاج --- اے صاحبِ معراج

کرنیں ہیں ترے نور کی رومیؔ و غزالیؔ --- جامیؔ و جمالی
قطرے ہیں ترے فیض کے بسطامی و حلّاج --- اے صاحبِ معراج

انگشتِ مبارک مہ و خورشید کا محور --- اَسرار کا مظہر
نعلین سرِ عرشِ معلّٰی کے لیے تاج --- اے صاحبِ معراج

جس دشت میں جبریلِ امیںؑ صورت ہلمند --- چلتا ہے قدم چند
اس دشت میں تو ہے صفتِ قُلزُمِ موّاج --- اے صاحبِ معراج

تاراج کیا جس نے کبھی دامِ کلیسی --- وہ نورِ قدیمی
مانوس ہوا رنگِ تماشا سے ترے آج --- اے صاحبِ معراج

وہ 'دکھ' تو مداوا، وہ لب تشنہ' تو دریا --- وہ عیب' تو پردہ
ہاتھوں میں ترے نذرِ سیہ کار کی ہے لاج --- اے صاحبِ معراج

نذؔر صابری

گوشۂ ضیاءُ القادری

("معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" حصۂ اول و دوم میں لسان الحسّان علامہ یعقوب حسین ضیآء القادری بدایونی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیس (۲۰) معراجیہ منظومات شائع کی گئیں۔ ان کی چند مزید معراجیہ نعتیں زیرِ نظر اشاعت میں شامل ہیں۔ ایڈیٹر)

تمہیدِ معراج

زہے عزّو علائے لیلۃ المعراجِ سلطانی
ہے سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ نصِّ قرآنی

گیارہ سال تقریباً ہوئے تھے عہدِ بعثت کو
نبُوّت ہو چکی تھی مرحمت نوشاہِؐ امت کو

عرب کے کچھ قبیلے بُت پرستی جن کی فطرت تھی
مُسلّط جن پہ عہدِ آفرینش سے جہالت تھی

ابھی تک منکرِ اعجازِ محبوبِؐ الٰہی تھے
ابھی تک دشمنِ ملت تھے، صرفِ کینہ خواہی تھے

خصوصی رحمتیں مصروف تھیں رحمت نمائی میں
کرم کا جوش تھا بحرِ عطائے کبریائی میں

باندازِ کرم اظہارِ رحمت کا بہانہ تھا
حقیقت میں نبیؐ کو عرشِ اعظم پر بلانا تھا

غرض یہ تھی کہ محبوبِؐ خلائق عرش پر آئیں
امیدیں ساکنانِ عالمِ بالا کی بر آئیں

رہی تھی جس قدم سے مفتخر ارضِ حرم اب تک
نہیں دیکھے تھے اوجِ آسماں نے جو قدم اب تک

ہوں وہ پائے مبارک فرقِ ہفت افلاک کی عزت
ہو نُورٌ، فَوقَ نُورِ صاحبِؐ لولاک کی عزت

مقامِ قابَ قوسین و دَنیٰ پر نورِ حق چھایا
فرازِ لامکاں پر ابرِ رحمت نے کیا سایہ

ہوئی آئینہ بندی بیتِ معمورِ الٰہی کی
سوادِ شب میں چمکیں شمعیں نورِ صبح گاہی کی

کواکب نے فلک پر قمقمے بجلی کے لٹکائے
فضائے چرخ پر مشعل بکف تارے نظر آئے

عروسِ شب کی بھر دی کہکشاں نے مانگ تاروں سے
ہوئے روشن چراغِ نجم و اختر ماہ پاروں سے

کیا مُنہ شام سے ماہِ فلک نے عرش کی جانب
ثوابت اور سیّارے جھکے سب فرش کی جانب

بنیں فردوس منظر زینتیں ایوانِ جنت کی
صفیں آراستہ ہونے لگیں حورانِ جنت کی

بہشتِ جانفزا ہر قصر تھا گلزارِ رضواں کا
ریاضِ خلد تھا روشن مرقّع نورِ یزداں کا

فضائے شش جہت تھی مطلعِ انوارِ ربانی
چراغِ طور سے تھا صحن ہفت افلاک نورانی

جہانِ ماسوا معمورۂ لطفِ الٰہی تھا
اجالا نورِ حق کا ماہ سے لے تا بماہی تھا

شبِ اِسریٰ دوشالہ بن گئی تھی سرِّ قدرت کا
عیاں تھا ذرّہ ذرّہ سے کرشمہ نورِ وحدت کا

تھے سُبحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی کے نغمے حور و غلماں میں
یہ شب تھی یا خدائی رات تھی دنیائے امکاں میں

علّامہ ضیاء القادری بدایونی

گم ہو گیا قطرہ بتہِ دریا

تھا کتنا حسیں حسنِ تقاضا شبِ معراج
پہنچے وہ سرِ عرشِ معلّٰی شبِ معراج

مائل بہ طوافِ حرمِ قدس ملک تھے
تھی عرش بکف قسمتِ کعبہ شبِ معراج

چھایا ہوا انوارِ الٰہی کا اجالا
تھا کعبہ سے تا مسجدِ اقصیٰ شبِ معراج

ساکت تھے مہ و خور، متحیّر تھیں فضائیں
تھے عرش پہ وہ انجمن آرا شبِ معراج

تھی حسرتِ دیدارِ نبیؐ اہلِ فلک کو
پوری ہوئی ہر دل کی تمنّا شبِ معراج

پہنچے شہِؐ دیں خلوتِ قوسین و دنیٰ تک
جبریلؑ رہے تا حدِ سدرہ شبِ معراج

بن کر ہی رہا نقشِ کفِ پائے محمدؐ
تاجِ شرفِ عرشِ معلّٰی شبِ معراج

وہ سر پہ لئے بارِ ضعیفہ ہے سحر کو
تھا عرش پہ جو عرش کا دولہا شبِ معراج

ہو کاش ضیاؔ کو بھی عطا جلوۂ باری
جس نورِ مبیں کا تھا اجالا شبِ معراج

ضیاؔء القادری بدایونی

مہمانِ شبِ معراج

اے تعالیٰ اللہ، کیا شانِ شبِ معراج ہے
ہر شرف، ہر اوج شایانِ شبِ معراج ہے

عرش کا نوشاہؐ سلطانِ شبِ معراج ہے
عرش اعظم، زیرِ دامانِ شبِ معراج ہے

عاشقِ سلطانِ "اسریٰ" ہے خدائے حسن و عشق
کل جہاں ممنونِ احسانِ شبِ معراج ہے

خسروِ کون و مکاں ہیں دو جہاں کے تاجورؐ
سرورِ کونین، سلطانِ شبِ معراج ہے

حکمِ حق پر آئے ہیں مکہ سے وہ سوئے فلک
تاجدارِ عرش، مہمانِ شبِ معراج ہے

انبیا و مرسلیںؑ "اقصیٰ" میں ہیں جلوہ فروز
کتنا دلکش ساز و سامانِ شبِ معراج ہے

ہے چراغِ طور، کعبہ کا ہر اک روشن چراغ
ماہِ طیبہ، ماہِ تابانِ شبِ معراج ہے

اللہ اللہ نقشِ پائے مصطفیٰؐ کی آب و تاب
ذرّہ ذرّہ مہرِ رخشانِ شبِ معراج ہے

سینہ روشن کیوں شبِ اسرا کے جلووں سے نہ ہو
دلِ ضیاؔ شمعِ فروزانِ شبِ معراج ہے

علامہ ضیاءالقادری بدایونی

شبِ معراجِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

مرحبا عزّو عُلائے شبِ معراجِ رسولؐ
ہے خدا صَرفِ ثنائے شبِ معراجِ رسولؐ

عرش پر، کعبہ میں، اقصیٰ میں ہے جلووں کا ہجوم
سب یہ ساماں ہیں برائے شبِ معراجِ رسولؐ

بدر کے چاند کی ہے شمس و قمر میں تابش
ہے دو عالم میں ضیائے شبِ معراجِ رسولؐ

صُورتِ آئنہ تھے کون و مکاں وقفِ سکوت
نظر اعجاز وہ آئے شبِ معراجِ رسولؐ

نورِ مطلق کی طرف نورِ مجسّم ہے رواں
ہے پُرانوار فضائے شبِ معراجِ رسولؐ

تھا باندازِ جمالِ شہِ "قوسَین و دَنیٰ"
نورِ حق جلوہ نمائے شبِ معراجِ رسولؐ

کھاتے ہیں جس کے مقدّر کی قَسَم لیل و نہار
ہے یہ اعزاز برائے شبِ معراجِ رسولؐ

مغفرت ہوتی ہے اُمّت کے سیہ کاروں کی
عام ہے جُود و عطائے شبِ معراجِ رسولؐ

طائرِ سدرہ ضیاؔ کو بھی بنا دے اے کاش
بلبلِ نغمہ سرائے شبِ معراجِ رسولﷺ

مولانا ضیاؔء القادری بدایونی

ترانۂ معراج

نیا منظر دکھایا جا رہا ہے
فلک کو جگمگایا جا رہا ہے
زمیں پر عرش چھایا جا رہا ہے
دو عالم کو سجایا جا رہا ہے
کوئی دُولھا بنایا جا رہا ہے

زہے یہ رفعت و اعزاز و اکرام
بڑھائی جا رہی ہے شانِ اسلام
فلک سے لائے ہیں جبریلؑ احکام
ہے سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی کا پیغام
جو دنیا کو سُنایا جا رہا ہے

ہے ذوقِ دید کی مقصود تکمیل
فلک سے آئے کعبہ میں بہ تعجیل
ہے فرمانِ الٰہی کی یہ تعمیل
لگاتے ہیں قدم آنکھوں سے جبریلؑ
شہِ دیںؐ کو جگایا جا رہا ہے

دکھانی شان ہے رُوحُ الامیںؑ کو
ہے کرنا مفتخر عرشِ بریں کو
امینِ کعبہ ختمُ المرسلینؐ کو
حرم سے اپنے محبوبِؐ حسیں کو
قریب اپنے بُلایا جا رہا ہے

حجابِ دید جو رازِ نہاں تھا
پسِ آئینۂ کون و مکاں تھا
پئے گفتن بقدرِ دو کماں تھا
جو محبوب و محب کے درمیاں تھا
وہ پردہ اب اٹھایا جا رہا ہے

ہیں محبوب و محب مائل بہ خلوت
ہے صَرفِ جامہ زیبی دستِ قدرت
شہانہ نور کا تاجِ شفاعت
سرِ اوجِ دَنیٰ بخشش کا خلعت
شہِ دیں کو پنہایا جا رہا ہے

مولانا ضیاءالقادری بدایونی

صاحبِ معراجؐ! سلام

اُمِّ ہانیؓ کا مکاں آج ہے قصرِ جنت
ہیں یہاں ختمِ رُسُل مائلِ خوابِ راحت
فرش تک عرش سے چھائی ہے خدا کی رحمت
کہتے ہیں شوق میں جبریلِ امیںؑ یا حضرتؐ
شاہِ لَوْلَاکَ لَمَا عرش کے سرتاج! سلام
خسروِ ارض و سما' صاحبِؐ معراج سلام

لائے ہیں خُلد سے جبریلؑ بہشتی وہ براق
حُسن میں فرد ہے جو' تیز روی میں ہے جو طاق
ہیں رواں کعبہ سے اقصیٰ کو حبیبِؐ خلّاق
یوں نوا سنج ہے اس رات فضائے آفاق
شاہِؐ لَوْلَاکَ لَمَا عرش کے سرتاج! سلام
خسروِ ارض و سما' صاحبِؐ معراج سلام

مصطفیٰؐ ہفت سمٰوات سے ہو کر گزرے
صَوتِ جبریلؑ پہ فوراً" درِ افلاک کھلے
انبیاؑ ہر درِ گردوں پہ شہِؐ دیں سے ملے
خود سلاموں کے کیے پیش ہر اک نے تحفے
شاہِ لَوْلَاکَ لَمَا عرش کے سرتاج! سلام
خسروِ ارض و سما' صاحبِؐ معراج سلام

تھا سرِ عرشِ پُرانوار فقط نور ہی نور
آئنہ خانہ تھا یہ جلوہ گہِ ربِّ غفور

حکم تھا عرش پہ آئیں مع نعلین حضورؐ
تھا سلامی کے ترانوں میں عجب کیف و سرور
شاہِ لَوْلَاکَ لَمَا عرش کے سرتاج! سلام
خسروِ ارض و سماؑ صاحبِؐ معراج سلام

اٹھ گئے سارے مقاماتِ تقرُّب کے حجاب
پایا فردوسِ نظر جلوۂ رَبُّ الْاَرْبَاب
پائیں سب نعمتیں اللہ سے بے حدّ و حساب
ہوئے آخر میں سلاموں سے سرافراز جنابؐ
شاہِ لَوْلَاکَ لَمَا عرش کے سرتاج! سلام
خسروِ ارض و سماؑ صاحبِؐ معراج سلام

اے خدا! صاحبِؐ معراج کی عظمت کا طفیل
تیرے فضل و کرم و رحمت و رافت کا طفیل
بھیک دے بھیک، شہنشاہِؐ رسالت کا طفیل
دے سلاموں کا صلہ شانِ اجابت کا طفیل
شاہِ لَوْلَاکَ لَمَا عرش کے سرتاج! سلام
خسروِ ارض و سماؑ صاحبِؐ معراج سلام

ضیاء القادری بدایونی

کُھلے حضورؐ پہ ساتوں فلک کے دروازے
سلامِ شوق کے ہر آسماں پہ تھے نعرے
ادب سے اہلِ فلک اور رسولؑ ملتے تھے
سلام کہتے تھے سب مرسلین، خوش ہو کے
"سلام آپؐ پہ خضرِ رہِ شبِ اسریٰ
سلام آپؐ پہ شاہنشہِ شبِ اسریٰ"

حضورؐ وادیٔ ہفت آسماں سے یوں گزرے
کہ جیسے نور گزرتا ہے پار شیشہ سے
ہر اک فلک پہ تھے سامان خیر مقدم کے
سب انبیاءِ گرامی سلام کرتے تھے
"سلام آپ پہ خضرِ رہِ شبِ اسریٰ
سلام آپؐ پہ شاہنشہِ شبِ اسریٰ"

حجاب اٹھ گئے، وہ بے حجاب حق سے ملے
حبیبِ حق، شہِ عالی جناب، حق سے ملے
نقاب دور ہوئی، بے نقاب حق سے ملے
ہوا سلام، مبارک خطاب حق سے ملے
"سلام آپؐ پہ خضرِ رہِ شبِ اسریٰ
سلام آپ پہ شاہنشہِ شبِ اسریٰ"

ضیاءؔ القادری بدایونی

کُھلے حضورؐ پہ ساتوں فلک کے دروازے
سلامِ شوق کے ہر آسماں پہ تھے نعرے
ادب سے اہلِ فلک اور رسولؑ ملتے تھے
سلام کہتے تھے سب مرسلینؑ خوش ہو کے

"سلام آپؐ پہ خضرِ رہِ شبِ اسریٰ
سلام آپؐ پہ شاہنشہِ شبِ اسریٰ"

حضورؐ وادیٔ ہفت آسماں سے یوں گزرے
کہ جیسے نور گزرتا ہے پار شیشہ سے
ہر اک فلک پہ تھے سامان خیر مقدم کے
سب انبیاءِ گرامی سلام کرتے تھے

"سلام آپ پہ خضرِ رہِ شبِ اسریٰ
سلام آپؐ پہ شاہنشہِ شبِ اسریٰ"

حجاب اٹھ گئے، وہ بے حجاب حق سے ملے
حبیبِ حق، شہِ عالی جناب، حق سے ملے
نقاب دور ہوئی، بے نقاب حق سے ملے
ہوا سلام، مبارک خطاب حق سے ملے

"سلام آپؐ پہ خضرِ رہِ شبِ اسریٰ
سلام آپ پہ شاہنشہِ شبِ اسریٰ"

ضیاءؔ القادری بدایونی

لاکھوں سلام

تافلک جانے والے پہ لاکھوں سلام
عرش کاشانے والے پہ لاکھوں سلام
قربِ حق پانے والے پہ لاکھوں سلام
جلد لوٹ آنے والے پہ لاکھوں سلام

"عرش کے تاج والے پہ لاکھوں سلام
پیارے معراج والے پہ لاکھوں سلام"

جن کے جبریلؑ نے آ کے چُومے قدم
جن کی تابش سے روشن تھا صحنِ حرم
جن کو اقصیٰ میں لایا بُراق ایک دم
کر سلام ان کو اے اُمّتِ محترم

"عرش کے تاج والے پہ لاکھوں سلام
پیارے معراج والے پہ لاکھوں سلام"

جن کو بیتُ المقدّس میں لایا گیا
مقتدا انبیاءؑ کا بنایا گیا
سب رسولوںؑ سے خطبہ پڑھایا گیا
ان کا اعزاز سب سے بڑھایا گیا

"عرش کے تاج والے پہ لاکھوں سلام
پیارے معراج والے پہ لاکھوں سلام"

پہنچے جب آپؐ تا سِدرۃُ المنتہیٰ
رک گئے جبرئیلِ امیںؑ اور کہا
آگے جانا یہاں سے ہے مشکل مرا
لیجئے اب سلام وداعی شہاؐ
"عرش کے تاج والے پہ لاکھوں سلام
پیارے معراج والےؐ پہ لاکھوں سلام"

بزمِ قوسین میں جلوہ فرما ہوئے
مسند آرائے عرشِ معلیٰ ہوئے
واصل اللہ سے شاہِؐ والا ہوئے
سازِ وحدت سے نغمے یہ پیدا ہوئے
"عرش کے تاج والے پہ لاکھوں سلام
پیارے معراج والےؐ پہ لاکھوں سلام"

نورِ مطلق سے نورِ مبیں مل گیا
قطرہ دریائے توحید میں گُم ہوا
خلوتِ راز کا حال جانے خدا
آ رہی تھی حجابات سے یہ صدا
"عرش کے تاج والے پہ لاکھوں سلام
پیارے معراج والےؐ پہ لاکھوں سلام"

ضیاء القادری بدایونی

بعدِ معراج

دوستو منظرِ صبح شبِ اسرا دیکھو
قابلِ دید ہے دیکھو یہ نظارہ دیکھو

جلوہ افروز تھے کعبہ میں شہِؐ عرش نشیں
ہو گیا آ کے در انداز ابو جہلِ لعیں

پوچھی گستاخ نے رودادِ شب دوشنبہ
کھول دی سرورِ کونینؐ نے چشمِ بینا

واقعاتِ شبِ معراج بیاں فرمائے
رازِ مخفی دمِ گفتار زباں پر آئے

گفتگو سُن کے شہِؐ دیں کی ابو جہلِ لعیں
غصہ و رنج و تمسخر ہے ہُوا چیں بہ جبیں

پھر یہ بولا کہ یہی بات رسولِ عربیؐ
آپ کہہ سکتے ہیں کیا قوم کے افراد سے بھی؟

ہنس کے سرکارؐ نے فرمایا کہ سچّی ہر بات
ہمہ اوقات ہے کہنا مرے نزدیک نجات

آ گیا مجمعِ کفّار حرم کے اندر
حالِ معراج سنانے لگے سب کو سرورؐ

سفرِ مسجدِ اقصیٰ کے جو حالات سنے
یک زباں ہو کے تعجُّب سے یہ سب کہنے لگے

وادیٔ قدس کا اک شب میں سفر ہے دشوار
کون کر سکتا ہے اس بات کو باور سرکار

شور کرتے ہوئے گستاخ اُٹھے محفل سے
چند نافہم بھی پیچھے کو ہٹے منزل سے
آئے کچھ لوگ ابوبکرؓ کے دروازے پر
بولے "صِدّیق! یہ کہتے ہیں تمہارے سرورؐ
حق سے معراج عنایت ہمیں کل رات ہوئی
بیتِ اقصیٰ میں رسولوںؑ سے ملاقات ہوئی"
گفتگو سُن کے ابوبکرؓ نے کفّار کی سب
صاف فرمایا کہ سچ کہتے ہیں سلطانِ عربؐ
مطلقاً کچھ بھی نہ تحقیق ابوبکرؓ نے کی
شبِ معراج کی تصدیق ابوبکرؓ نے کی
اور اک منظرِ اعجاز نمائی دیکھو
اور کفّار کی اک تلخ نوائی دیکھو
سن کے صِدّیقؓ سے تصدیقِ بیانِ معراج
ہو گئے آگ بگولا قرشی شعلہ مزاج
آئے دربارِ رسالت میں اکٹّھے ہو کر
مُدّعا یہ تھا کہ پھر تازہ کریں فتنہ و شر
سب نے یکبار سوالات کی کر دی بوچھار
کم ہوا غُل تو متانت سے یہ بولے سرکارؐ
آپ کا طرزِ تکلُم ہے خلافِ تہذیب
آپ کرتے ہیں بیک وقت سوالات عجیب
منتخب کیجئے اک شخص کو بہرِ گفتن
تاکہ ہو آپ کی جانب سے وہی صَرفِ سخن
سُن کے فرمانِ نبیؐ ہو گئے راضی کفار
کر دیا ایک قریشی کو مجاز و مختار

اُس نے فی الفور شہِ دیں سے یہ دریافت کیا
کہئے کیا مسجدِ اقصیٰ کو ہے تم نے دیکھا
تو یہ بتلایئے مسجد میں ستوں ہیں کتنے
کتنے ثابت ہیں، باحوالِ زبوں ہیں کتنے
کتنی محرابیں ہیں دیواروں میں، ہیں طاق کہاں
جمع ہوتے ہیں دعا مانگنے عُشّاق کہاں
کتنے دروازے ہیں کتنے ہیں دریچے موجود
روتے ہیں بیٹھ کے کس سمت نصاریٰ و یہود
الغرض مسجدِ اقصیٰ کی وہ پوچھی تفصیل
ہو جوابات میں جس کے نہ ذرا بھی تاویل
آپ سے جتنے حریفوں نے سوالات کئے
دیکھ کر آپ نے اقصیٰ کو، جوابات دیئے
تھے جو ذی ہوش وہ ساکت ہوئے، حیران ہُوئے
قائلِ معجزۂ صاحبِ قرآن ہُوئے
اب بھی اس مجمعِ کفّار کی تسکیں نہ ہوئی
ضد تھی کیوں صاحبِ معراج کی توہیں نہ ہوئی
بولا اک شخص کہ اے صاحبِ وحی و قرآں
قافلے دیکھے ہیں اونٹوں کے ہمارے ہیں کہاں
بولے ہنس کر صفِ کفّار پہ یہ سرورِ دیں
گزرے جس وقت کہ ہم منزلِ روحا کے قریں
تھے فُلاں قوم کے کچھ لوگ پریشان وہاں
گُم شدہ اونٹ کا معلوم وہ کرتے تھے نشاں
تھا کجاووں میں جو رکّھا ہُوا ان کے پانی
تشنگی تھی ہمیں، وہ پی لیا ہم نے پانی

رکھ دیا ہم نے پیالے کو بدستور وہیں
پوچھنا قافلے والوں سے اگر ہو نہ یقیں

اور اک قافلہ ذومر کے قریں ہم کو ملا
اس میں دو شخصوں کو اک اونٹ پہ بیٹھے دیکھا

اونٹ نے جیسے ہی مرکب کو ہمارے دیکھا
بے تحاشا وہ سرِ راہ بھڑک کر بھاگا

اونٹ کی پشت سے بیچارہ گرا ایک سوار
گرتے ہی ٹوٹ گیا ہاتھ، ہُوا جسم فگار

قافلہ آئے گا کل صبح یہ پَو پھٹتے ہی
فرق ان باتوں میں تم دیکھنا ہو گا نہ کبھی

چارشنبہ کو پھر اک قافلہ اور آئے گا
شام تک وادیٔ مکّہ میں پہنچ جائے گا

کافروں نے سُنے پیہم جو مقالاتِ حضورؐ
بولے ہم جائزہ لیں گے شہِؐ ذی جاہ ضرور

صبح سے پہلے ہی کفّار کدا پر آئے
امتحانِ شہِؐ والا کو ستمگر آئے

کب کرن پھٹتی ہے، کچھ لوگ جمائے تھے نظر
اور کچھ دیکھ رہے تھے طرفِ راہگزر

شور اک سمت سے اٹھا کہ وہ سورج چمکا
اک طرف غل ہوا، وہ قافلہ دیکھو آیا

چارشنبہ کو یہ کفار نے کی طعنہ زنی
ہو گئی شام مگر قافلہ آیا نہ ابھی

دن ڈھلے حق سے دعا صاحبِ معراجؐ نے کی
قافلہ آنے میں تاخیر ہے یا رب! جتنی

شام کا وقت کھنچے اور نہ سورج ہو غروب
جیشِ کفار ہو اس طعنہ زنی پر مجوب

لطفِ حق سے ہوئی سرکارؐ کی پوری امید
قافلہ آ گیا جس وقت تو ڈوبا خورشید

دیکھ کر یہ شہِؐ دیں پر کرمِ عزّوجل
مچ گئی کفر پرستانِ حرم میں ہلچل

خلق نے صاحبِؐ معراج کے دیکھے اعجاز
تا بفلک کلمہؑ توحید کی گونجی آواز

تیری عزّت کے تصدُّق شبِ اسرا والے
جشنِ معراج میں مشغول ہیں دنیا والے

علامہ ضیاء القادری بدایونی

استغاثہ

اے صاحبِؐ معراج! عنایت کی نظر ہو
تم شاہِ رُسُل تاجورِ جنّ و بشر ہو

اللہ نے شاہاؐ تمہیں معراج عطا کی
کی تم نے سیاحت فَتَدَلّٰی و دَنٰی کی

خلوت گہِ قوسین میں مہمان ہوئے آپؐ
جلووں میں نہاں صاحبِ قرآن ہوئے آپ

ذکرِ شبِ معراج ہے سرکارؐ جہاں میں
چھائے ہوئے ہیں عرش کے انوار جہاں میں

ہوتی ہیں نئی رحمتیں نازل شبِ معراج
ہوتی ہے خوشی خلق کو حاصل شبِ معراج

اس بابرکت رات کا صدقہ شہِؐ والا
خالق کی ملاقات کا صدقہ شہِؐ والا

بربادیٔ امت کی طرف چشمِ کرم ہو
آمادۂ اکرام شہنشاہِؐ امم ہو

ہر سمت مسلمانوں پہ چھائی ہے تباہی
اغیار ہیں محوِ ستمِ لامتناہی

مُسلم کو جہانبانیٔ کونین عطا ہو
ظلم و ستم و جور خدائی سے فنا ہو

علامہ ضیاء القادری بدایونی

ماہنامہ "نعت" لاہور کے خاص نمبر

۱۹۸۸ (جنوری تا دسمبر)

✯ حمد باری تعالیٰ * نعت کیا ہے ☆ مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم (اول و دوم)
★ اردو کے صاحب کتاب نعت گو (اول و دوم) ☆ نعت قدسی
* غیر مسلموں کی نعت (اول) ★ رسولؐ نمبروں کا تعارف (اول)
✲ میلاد النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (اول، دوم، سوم)

۱۹۸۹ (جنوری تا دسمبر)

★ لاکھوں سلام (اول، دوم) ❖ رسولؐ نمبروں کا تعارف (دوم)
☆ معراج النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (اول، دوم) ● غیر مسلموں کی نعت (دوم)
+ کلام ضیاء القادری (اول، دوم) ★ اردو کے صاحب کتاب نعت گو (سوم)
✷ درود و سلام (اول، دوم، سوم)

۱۹۹۰ (جنوری تا دسمبر)

✧ حسن رضا بریلوی کی نعت * رسولؐ نمبروں کا تعارف (سوم)
✷ درود و سلام (چہارم، پنجم، ششم، ہفتم، ہشتم)
* غیر مسلموں کی نعت (سوم) * میلاد النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (چہارم)
▼ اردو کے صاحب کتاب نعت گو (چہارم) ◗ آزاد بیکانیری کی نعت (اول)

۱۹۹۱ (جنوری تا دسمبر)

☐ شہیدان ناموس رسالت (اول، دوم، سوم، چہارم، پنجم)
* غریب سہارنپوری کی نعت * نعتیہ مسدس * فیضان رضا
* عربی ادب میں ذکر میلاد ✹ سراپائے سرکار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (اول)
* اقبال کی نعت * حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بچپن

۱۹۹۲ (جنوری تا دسمبر)

* نعتیہ رباعیات ▽ آزاد نعتیہ نظم ◗ سیرت منظوم
✿ نعت کے سائے میں ✲ آزاد بیکانیری کی نعت (دوم)
✖ حیات طیبہ میں پیر کے دن کی اہمیت (اول، دوم، سوم)
❥ غیر مسلموں کی نعت (چہارم) ❥ سراپائے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم (دوم)
❁ سفر سعادت، منزل محبت (اول، دوم)

۱۹۹۳ (جنوری تا نومبر)

✣ عربی نعت اور علامہ نبہانی ♣ ستار وارثی کی نعت گوئی
✽ ۹۲ (قطعات) ✷ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بچے
✿ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سیاہ فام رفقا ✹ بہزاد لکھنوی کی نعت
✜ تسخیر عالمین اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اول، دوم)
○ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعارف (حصہ چہارم)
☆ نعت ہی نعت ○ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)
○ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رشتہ دار خواتین

۱۹۹۴

✯ محمد حسین فقیر کی نعت ✲ نعت ہی نعت (حصہ دوم)
☆ تضمینیں ★ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معاشی زندگی
☆ اختر الحامدی کی نعت ☆ مدینۃ الرسولؐ (حصہ سوم)
☆ شیوا بریلوی اور جمیل نظر کی نعت ☆ دیار نور
بے چین رجپوری کی نعت ☆ نعت ہی نعت (حصہ سوم)
☆ نور علی نور ○ معراج النبیؐ (حصہ سوم)

آئندہ شمارہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات کریمہ

نورٌ علیٰ نور

جمالِ مصطفیٰؐ نورٌ علیٰ نور کمالِ کبریا نورٌ علیٰ نور
مکینِ لامکاں، محبوبِؐ یزداں رسولِؐ مجتبیٰؐ نورٌ علیٰ نور
سحابِ رحمت و لطف و عنایت شفیعِ دوسراؐ نورٌ علیٰ نور
علیمِ رازہائے قابَ قوسَین شہِؐ بزمِ دنا نورٌ علیٰ نور
انھی کے واسطے تخلیقِ عالم وہی ہیں مُدّعا نورٌ علیٰ نور
انھی سے چاند، سورج ہیں منوّر وہی مہرِ ھُدا نورٌ علیٰ نور
انھی سے التجائیں بے کسوں کی وہی ہیں مُلتجیٰ نورٌ علیٰ نور
انھی کے پائے اقدس کے تصدّق ہوئے ثور و حرا نورٌ علیٰ نور
نہیں ان کی حکومت کی کوئی حد شہِؐ ہر دو سرا نورٌ علیٰ نور

رہے مولیٰ لبِ واحدؔ پہ دائم
ثنائے مصطفیٰؐ نورٌ علیٰ نور

صاحبزادہ محمد صلاح الدین واحدؔ رضوی (اٹک)

(یہ نعت شریف گزشتہ شمارے میں شامل نہ ہو سکی۔ اب نذرِ سیّد الانبیا علیہ التحیۃ والثنا ہے)

"بابِ ذکرِ پیکرِ انوار"

۱۴۱۵ھ

قطعۂ تاریخِ طباعت ماہنامہ "نعت" لاہور شمارہ نومبر ۹۴ء "نور علیٰ نور"

٥

ہر مہینے تذکرہ کرتا ہے اک بانور کا | والہ و شیدا ہے راجا اُس سراپا نور کا
اُس کا بیٹا بھی ہے مشتاقِ جمالِ جانِ نور | روز و شب کرتا ہے صبح و شام چرچا نور کا
اُس کی بیٹی کا بھی سامانِ نشاطِ زندگی | دل نشیں ذکر و بیانِ رُوح افزا نور کا
ہو غلامِ مصطفیٰ ہر خاندان ایسا سعید | وقفِ قیل و قال ہے سارا گھرانا نور کا
یہ مقدر کا علو اُس کا یہ اوجِ نجمِ بخت | ہے کرم پروردگارِ نور کا یا نور کا

٥

جلوہ ہائے نور سے معمور فردوسِ نظر | اک چمن غایت عقیدت سے سجایا نور کا
خوبیٔ ترتیب و حسنِ اہتمامِ خاص سے | کر دیا بکھرا ہوا سرمایہ یکجا نور کا
ہر ورق اس کا حریفِ تابشِ رخسارِ حور | اس کا دیدہ زیب ہر صفحہ ہے پارہ نور کا
اپنے دامانِ دل و جاں میں طلبگارانِ نور | کوئی پابندی نہیں، بھر لیں ذخیرہ نور کا

رُوئے "طیبہ" سے کہا طارق نے اس کا سالِ طبع
۹

"نعت کا تازہ شمارہ ہے صحیفہ نور کا"

۹ + ۱۹۸۵ = ۱۹۹۴ء

طارق سلطانپوری
حسن ابدال

راجا رشید محمود کی مطبوعات

اردو مجموعہ ہائے نعت

☆ ۱- ورفعنا لک ذکرک (پہلا مجموعہ نعت) ۱۹۷۷

☆ ۲- حدیث شوق (دوسرا مجموعہ نعت) ۱۹۸۲، ۱۹۸۴، ۱۹۸۶

☆ ۳- منشورِ نعت (اردو پنجابی فردیات) ۱۹۸۸

☆ ۴- سیرتِ منظوم (بصورت قطعات) ۱۹۹۲

☆ ۵- "۹۲" (نعتیہ قطعات) ۱۹۹۳

پنجابی مجموعہ ہائے نعت

☆ ۶- نعتاں دی ڈالی (صدارتی ایوارڈ یافتہ) ۱۹۸۵، ۱۹۷۸

☆ ۷- حق دی تائید۔ ۱۹۵۶

تحقیق نعت

۸- پاکستان میں نعت۔ ۱۹۹۳

انتخاب نعت

☆ ۹- مدحِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ۱۹۷۳

☆ ۱۰- نعت خاتم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام۔ ۱۹۸۲، ۱۹۸۸

☆ ۱۱- نعتِ حافظ (حافظ پیلی بھیتی کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۶

☆ ۱۲- قلزمِ رحمت (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷

☆ ۱۳- نعت کائنات (اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب)

مبسوط تحقیقی مقدمے کے ساتھ- جنگ پبلشرز کے زیر اہتمام

اسلامی موضوعات پر کتابیں

☆ ۱۴- احادیث اور معاشرہ- ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸

☆ ۱۵- ماں باپ کے حقوق- ۱۹۸۵، ۱۹۹۳

☆ ۱۶- حمد و نعت (تدوین) ۱۶ مضامین، ۴۹ منظومات- ۱۹۸۸

☆ ۱۷- میلاد النبیؐ (تدوین) ۱۸ مضامین، ۸۰ میلادیہ نعتیں- ۱۹۸۸

☆ ۱۸- مدینۃ النبیؐ (تدوین) ۱۸ مضامین، ۵۷ منظومات- ۱۹۸۸

تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں

☆ ۱۹- اقبال و احمد رضا-- مدحت گران پیغمبرؐ- ۱۹۷۷، ۱۹۷۹، ۱۹۸۷

☆ ۲۰- اقبال، قائدِ اعظم اور پاکستان- ۱۹۸۳، ۱۹۸۷

☆ ۲۱- قائدِ اعظم ------ افکار و کردار- ۱۹۸۵

☆ ۲۲- تحریکِ ہجرت ۱۹۲۰ (تاریخی و تحقیقی تجزیہ- ۴۶۴ صفحات) ۱۹۸۲، ۱۹۸۶

مزید کتابیں

☆ ۲۳- میرے سرکار صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم- ۱۹۸۷

☆ ۲۴- حضور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور بچے- ۱۹۹۳

☆ ۲۵- تسخیر عالمین اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم- ۱۹۹۳

☆ ۲۶- درود و سلام- ۱۹۹۳

☆ ۲۷- قرطاسِ محبت (حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مظاہر) ۱۹۹۲

☆ ۲۸- سفرِ سعادت، منزلِ محبت (سفرنامہ حجاز) ۱۹۹۲

☆ ۲۹- راج دلارے (بچوں کے لیے نظمیں) ۱۹۸۵، ۱۹۸۷

تراجم

☆ ۳۰- الخصائص الکبریٰ جلد اول و دوم (از علامہ سیوطی) ۱۹۸۲

☆ ۳۱- فتوح الغیب (از حضرت غوث اعظم) ۱۹۸۳

☆ ۳۲- تعبیر الرؤیا (منسوب بہ امام سیرین) ۱۹۸۲

☆ ۳۳- نظریۂ پاکستان اور نصابی کتب (تدوین و ترجمہ) ۱۹۷۱

قارئینِ محترم سے التماس

میری صلاحیتیں والدین کے حسنِ تربیت کے باعث نعت کی خدمت کے لئے مختص ہوئی ہیں اور ماہنامہ "نعت" لاہور کا اجرا میرے والد مرحوم راجا غلام محمد صاحب (متوفی ۲۶ مئی ۱۹۸۸ء بروز پیر) اور میری والدہ مرحومہ نُور فاطمہ (متوفیہ ۱۹ اگست ۱۹۹۰ء بروز اتوار) کی اشیرباد سے ہوا۔ اس لئے اگر آپ کو ماہنامہ "نعت" میں کوئی چیز پسند آ جائے تو ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔ (ایڈیٹر)

ظہور سانچو (پرائیویٹ) لمیٹڈ

پوسٹ بکس 5367

پلاٹ 46- سیکٹر اے

کورنگی انڈسٹریل ایریا- کراچی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۲۹۱

ماہنامہ نعت لاہور

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

(سعدیؒ)

جمیل قریشی